کہیں دیر نہ ہو جائے

مصنفہ

شاہین فردوس

Marfat.com

DATA ENTERED

قرآن کی روشنی میں معاشرتی برائیوں کا حل

کہیں دیر نہ ہو جائے

مصنفہ

شاہین فردوس

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ''مسز شاہین فردوس'' محفوظ ہیں

۹۳۰۰۲

نام کتاب	:	کہیں دیر نہ ہو جائے
مصنفہ	:	شاہین فردوس
کمپوزنگ	:	ندیم احمد اعوان
مطبع	:	شرکت پرنٹنگ پریس
		43 نسبت روڈ، لاہور
زرتعاون	:	250روپے
پہلا ایڈیشن	:	مارچ2009ء
تعداد	:	2000

براہ راست کتاب منگوانے کیلئے

عمران احمد

1/S, 3-A زبیدہ پارک، ملت چوک، سمن آباد، لاہور

فون: 0321-4286130، 042-8593736

Marfat.com

میں یہ کتاب

''انسان''

کے نام کرتی ہوں

شاہین فردوس

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تحریر کو پڑھئیے گا میری فقرہ فقرہ تول کر

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

فی زمانہ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں سے ہر شخص پریشان ہے اور انگشت بدنداں ہے کہ یہ سب کیا ہے کہ نہ ہی والدین اپنے فرائض پوری طرح ادا کر پا رہے ہیں اور نہ ہی اولاد فرمانبردار ہے۔ بلکہ ہر گھر میں ہی والدین اور اولاد کے درمیان ایک کشمکش پیدا ہو چکی ہے اور ہر گھر کی طرح پورا معاشرہ اس کشمکش کا شکار ہے اور ہزاروں برائیوں سے بھرا ہوا ہے 'انسان' جسے کسی وقت صرف فکرِ معاش نے بے چین کر رکھا تھا اب بہت سارے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔

بس انہی مسائل اور ان کا حل اپنی دانست کے مطابق لے کر حاضر ہوئی ہوں اور صرف ایک درخواست ہے آپ سے کہ اس کتاب کو ایک بار ضرور پڑھئیے پھر انشاء اللہ مجھے

Marfat.com

امید ہے کہ نہ صرف آپ خود اسے بار بار پڑھنا چاہیں گے بلکہ اپنے دوستوں' بچوں اور خواتین کو بھی کہیں گے کہ بھئی ایک بار ضرور پڑھو بہت دلچسپ کتاب ہے۔

یہ ہر عمر کے شخص' خواتین' بچے اور بچیاں سب کے لئے بے انتہا مفید اور آسان فہم کتاب ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک بار توجہ سے پڑھنا شرط ہے۔

اس امید اور دعا کے ساتھ کہ میری یہ ناچیز کوشش اللہ پاک قبول فرمائیں اور آپ لوگ بھی دعا دیں انشاء اللہ تعالیٰ شروع کرتی ہوں

شاہین فردوس

Marfat.com

تعارف

شاہین فردوس بنیادی طور پر ایک مبلّغہ ہیں۔ ان کا مشن اصلاح معاشرہ ہے اور ان کے نزدیک یہ اصلاح قرآن مجید کی تعلیمات اور اسلام کی ہدایات پر عمل کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اسوۂ رسول کی پیروی ہی انسان کی دنیوی فلاح اور اُخروی نجات کی ضامن ہے۔

شاہین فردوس نے یہ باتیں قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے سلیس اور پُراثر انداز میں تحریر کی ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ کتاب دلوں پر نیکی کی ایک دستک ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ دِل سے نکلی ہوئی یہ باتیں دلوں میں ضرور اتریں گی۔

میں اس کتاب پر شاہین فردوس کو تہہ دل سے مبارک دیتا ہوں۔ ان کی یہ کاوش انتہائی قابل قدر ہے میں ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

انور مسعود

ممتاز شاعر وادیب

Marfat.com

انسان اور آدمی

آپ بڑے سادہ بڑے معصوم ہیں جی
ذرا دھیے تو دیکھئے اپنی آستینوں پر

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث مبارک ہے...... آدمی کی ابتدا اس حال میں ہوئی کہ سبھی انسان ایک دوسرے سے اجنبی تھے اور عنقریب یہ پھر سے اجنبی ہو جائیں گے' پس بھلائی کی خوشخبری ہے اجنبیوں کیلئے''...... آج ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ہم سبھی لوگ ایک دوسرے سے واقعی اجنبی ہو رہے ہیں' اکثر پڑوسی ایک دوسرے سے بیگانہ ہیں' چوری' راہزنی اور ڈکیتی کو اپنانے کی کوشش میں ہیں' بھتہ مافیا کی زندگی چن رہے ہیں' انتہا پسندی' قدامت پسندی اور دہشت گردی کو اپنا مرکزی حصہ بنا رہے ہیں' قتل و غارتگری کے اذیت ناک طریقے اپنا رہے ہیں...... بھئی سچی بات تو یہ ہے کہ یہ سبھی کچھ ہمیں دائرہ اسلام سے دور کرنے کے لئے کافی ہے' ہم مسلمان ہیں اور رسول ﷺ کے سچے ماننے والے ہیں' ہمیں اشرف المخلوقات سے جانوروں جیسا سلوک روا رکھنا کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا' ہمیں آدمی سے انسان بننا ہے کہ...... فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا' معزز خاتون شاہین فردوس نے اپنی کتاب ''کہیں دیر نہ ہو جائے'' میں یہی کہنے کی آسان فہم لفظوں میں شاندار کوشش کی ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم پر رہنا ہے اپنے بچوں کو وقت سے پہلے صراطِ مستقیم پر چلانا ہے تاکہ وہ بڑے ہو کر پوری قوم کے لئے باعث فخر بن سکیں ''کہیں دیر نہ ہو جائے'' میں شاہین فردوس کی اضافی صلاحیتوں نے بھرپور رنگ دکھایا ہے تحریر میں زبردست سلاست ہے روانی ہے کتاب پڑھتے ہوئے قاری کو کہیں بھی بوریت کا احساس نہیں ہوتا اس کے لئے میں انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں' محترمہ اپنی قلم کی روانی' صلاحیتوں' سلاستوں اور فراستوں کا اظہار آئندہ بھی اسی طرح کرتی رہیں'' آمین''

اقبال تبسم

Marfat.com

باب	عنوان	صفحہ نمبر
1	تحریر کو میری پڑھیے گا فقرہ تول تول کر .... شاہین فردوس	5
2	مبلغہ شاہین فردوس .... انور مسعود	7
3	انسان اور آدمی .... اقبال تبسم	8
4	پیاری بہنو اور بیٹیو	10
5	قرآن پاک کا تقاضہ	23
6	مقصد حیات	30
7	خواہش	35
8	المیہ	42
9	صبر و شکر	47
10	گھر کی دیوار	54
11	پیارا بیٹا	59
12	انسان	67
13	شادی مبارک	76
14	بے حسی	86
15	انا للہ وانا الیہ راجعون	89
16	خوش اخلاقی	96
17	والدین کے ساتھ سلوک	102
18	قوم کا مستقبل	112
19	ہزار کا نوٹ	120
20	اساتذہ کرام	128
21	ماخوذ اقوال	138
22	منتخب اشعار	142

Marfat.com

پیاری بہنو اور بیٹیو

ایک بار حضور پاک ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ''یارسول اللہ ﷺ دنیا میں سب سے زیادہ درجہ کس کا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا ''ماں کا''۔
دوبارہ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ آپؐ نے پھر کہا ''ماں کا'' پھر سوال ہوا کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی فرمایا کہ ''ماں کا درجہ ہے'' اور چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا ''باپ کا''
سبحان اللہ! کیا مقام دیا ہے اسلام نے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ماں کو۔ یہ بات سب ہی لوگ جانتے ہیں۔ بچپن سے پڑھتے بھی آئے ہیں اور اپنے

Marfat.com

بڑوں سے سنتے بھی کہ ماں کا درجہ باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔

محبت ناپنے کا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں اپنے والدین سے' اولاد یا کسی سے بھی اتنی محبت ہے اتنے کلو' اتنے من' ٹن یا پھر کچھ ایسا ہی کیونکہ کوئی بھی پیمانہ نہیں ہے کسی کی بھی محبت کو ناپنے کا لیکن...... اللہ پاک جو خالق کائنات ہے' رب العالمین ہے اور سب سے عظیم اور بڑا ہے اس کی محبت کو کسی حد تک ناپا گیا ہے۔ واقعی؟ جی ہاں یہ کہہ کر کہ وہ ہم سے ستر (70) ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

ماشاء اللہ' اتنی عظیم اور سب سے بڑی محبت کو ناپنے کے لئے بھی ''ماں'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح ہم نے ہمیشہ یہ بھی سنا ہے کہ ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے''

یعنی جس سے اس کی ماں راضی اس سے رب راضی اور جس سے رب راضی اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

غرضیکہ اتنا بڑا مقام' اتنا بڑا مرتبہ' اتنی زیادہ عزت و وقار صرف اور صرف اسلام نے عورت کو اور ایک ''ماں'' کو دیا ہے۔ روح تک خوشی سے جھوم جاتی ہے کہ اتنا مقام...... ماں کا۔

لیکن کیا کبھی کسی نے سوچا کہ اس حدیث مبارکہ میں ''ماں'' کا درجہ تو حضور پاکؐ نے تین گناہ بتایا ہے آیا اس حدیث کے پیچھے پیغام ہے کیا......؟

Marfat.com

جس طرح جس شخص کا درجہ سب سے زیادہ ہوتا ہے اسی طرح اس کا فرض اور ذمہ داری بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ کسی بھی فیکٹری کو لے لیں' کسی بھی ادارے کو لے لیجئے یا کوئی بھی فرم ہو۔ غور کریں کیا ایک ایڈمنسٹریٹر اور ایک چوکیدار کا درجہ برابر ہے۔ ظاہر ہے نہیں۔ جس کا عہدہ بڑا ہوتا ہے اس کی ذمہ داری بھی بہت ہے ایک چوکیدار کو محض یہ خیال رکھنا ہے کہ آنے جانے والوں کا پتہ رکھنا ہے اور مزید کچھ چھوٹے چھوٹے کام لیکن مالک کو پورے ادارے کے لوگوں کے حقوق و فرائض' تمام اخراجات' تنخواہیں غرضیکہ بہت سارے کام کرنے ہوتے ہیں اور ان کاموں کو بخوبی اسی کو نبھانا پڑتا ہے۔

بالکل اسی طرح ایک ''ماں'' کا درجہ بہت بڑا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

''تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا''

آج معاشرے میں بیشتر برائیاں کیوں پھیلی ہوئی ہیں؟ کیا آج کے دور کی ماں اپنے فرائض بخوبی نبھا رہی ہے؟ اور کیا اس کی گود سے نکلنے والے بچے اس کی نرم خو طبیعت' شائستہ گفتار' صابر و شاکر عادات اور معاف کر دینے والی روش والی ماں کی گود سے نکل رہے ہیں؟

ایک انتہائی اہم موضوع کہ ہمارے ہاں عام تصور یہ ہے کہ بچے کی تربیت بڑے ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ایک تین سے چار سال کا

Marfat.com

بچہ مکمل طور پر سمجھدار ہو نہ ہو اس کا ذہن پختہ ہو چکا ہوتا ہے۔

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ایک سائنسدان نے دس نوزائیدہ بچے لئے اور انہیں ایک دور دراز آبادی سے کوسوں دور ایک محل میں پہنچا دیا۔ ان کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے کے لئے نوکر چاکر معمور کر دیئے۔ لیکن انہیں سختی سے تاکید کر دی کہ منہ سے کوئی آواز نہ نکالیں یعنی بولے بغیر بچوں کو کھلانا پلانا اور ان کی دوسری ضروریات پوری کرنی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد جب ان تمام بچوں کا طبی معائنہ کیا گیا تو سب کے سب بچے گونگے اور بہرے تھے۔ سائنسدان نے یہ بات ثابت کی کہ بچہ آوازیں اور بول چال سن سن کر ہی بولنا شروع کرتا ہے۔

عام مشاہدہ ہے کہ خواہ ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو ماں بولتی رہتی ہے وہ آوازیں سنتا ہے۔ بچہ اگر کسی ضرورت سے روتا بھی ہے تو ماں اس تک پہنچنے تک کئی جملے بولتی ہے مثلاً میری جاں رو نہیں میں آ رہی ہوں' بس ابھی آئی' بھئی چپ بھی کر جاؤ وغیرہ وغیرہ۔ ہم نے کبھی غور نہیں کیا لیکن بچہ سب کچھ سن رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نہ سن رہا ہو تو وہ ڈیڑھ دو سال کی عمر تک ایک مکمل مادری زبان کیسے سیکھ لے۔ یہی بات اس سائنسدان نے بھی ثابت کی تھی کہ جب ان بچوں نے کوئی آواز نہیں سنی تو وہ اس صلاحیت سے محروم رہ گئے کہ وہ ایک زبان سیکھ جاتے۔

پیاری بہنو! اس بات سے بتانا یہ مقصود ہے کہ بچے کی پرورش اور تربیت پہلے

Marfat.com

دن سے کیجئے۔ بلکہ ایک اور حیران کن بات بتاتی چلوں کہ اس سے بھی پہلے سے کیجئے۔ کیا......؟ جی ہاں اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی سے۔ جیسے کہ جو آپ سوچتی ہیں، خوش رہتی ہیں یا ٹینشن Tention لیتی ہیں ہر بات کا اثر آپ کے بچے پر پڑتا ہے اور اگر نہ پڑے تو ڈاکٹرز یہ تاکید کیوں کریں کہ خوش رہا کریں۔ آپ کی مثبت سوچ اور خوشی آپ کے بچے پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ اسی طرح خدانخواستہ اگر آپ کو کوئی دکھ ہے، سوچ سوچ کر پریشان ہوتی ہیں تو کیا بچہ اتنا ہی صحت مند اور تندرست پیدا ہوتا ہے جتنا کہ بصورت دیگر...... بالکل نہیں۔

اس عرصہ میں اچھی اچھی باتیں سوچیں، خوب خوش رہیں اور سب سے بڑی اور پیاری بات یہ کہ قرآن پاک شروع کر دیں اور وہ بھی ذرا بلند آواز سے پڑھیں۔ نو ماہ کا عرصہ اتنا ہوتا ہے کہ آپ بہت پیار اور سکون کے ساتھ بغیر تکلیف اٹھائے پورا قرآن پاک پڑھ کر اپنے بچے کو سنا سکتی ہیں اور اپنے بچے کی ایک بہت پیاری تربیت کر سکتی ہیں۔ اسی وقت سے بچے کی طبیعت میں ٹھہراؤ، محبت، سکون اور دینی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ کرنے والی ذات تو اوپر بیٹھی ہے اللہ پاک کی مرضی کے بغیر تو ایک پتا بھی نہیں ہلتا۔

بقول شاعر:

تیری مرضی پر ہے سب کچھ منحصر
تو خدائے ذوالجلال تو خدائے بحر و بر

Marfat.com

جو بھی کرنا ہے اسی ذات باری تعالیٰ نے کرنا ہے۔ ہمیں تو ہماری نیت کا پھل ملے گا۔ اگر ہماری نیت اچھی ہے اور عمل بھی اچھا کیا تو پھر نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ کر دیکھیے پھل کیسے اچھا نہیں ملے گا۔

جبکہ: **اِنَّمَا الْاَ عْمَالُ بِالنِّیَات**

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''

پھر اس کے بعد اگر آپ کی اپنی عادتیں اچھی، پیاری اور اسلام کے مطابق ہونگی تو بچہ بھی یقیناً وہی کچھ سیکھے گا۔

جب بچہ بولنا شروع کرتا ہے اور آہستہ آہستہ سیکھتا ہے تو اس وقت کے حوالے سے چھوٹے چھوٹے سوالات بچے سے کیے جائیں اور بار بار دہرائے جائیں تو سکول جانے کی عمر تک ہی وہ بہت بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ ان سوالات میں سے کچھ نمونے کے لئے حاضر ہیں۔ یہ وہ آسان سوالات ہیں جو تین سال کا بچہ بخوبی سیکھ سکتا ہے اور ہر بار دہرائی کرائے جانے پر سیکھ لیتا ہے یاد کر لیتا ہے اور اسے اس کی مشق کرنا بھی آ جاتی ہے۔ کیونکہ بچہ تو ایک سفید کاغذ کی مانند ہے جس پر جو بھی لکھا جاتا ہے وہی اس کا مقدر بن جاتا ہے۔

Marfat.com

عام مشاہدہ ہے کہ انتہائی چھوٹا بچہ جو بمشکل الفاظ ادا کرتا ہے وہ اپنی توتلی زبان میں گانا سناتا ہے اور دیکھنے والوں کو بہت پیارا بھی لگتا ہے۔ جبکہ وہ اس لئے یہ گانا نہیں سناتا کہ وہ یہ گانا سیکھ کر اس دنیا میں آیا تھا بلکہ اس لئے گاتا ہے کہ اس کو بار بار سنایا اور یاد کرایا جاتا ہے کہ از خود اس کی زبان پر چڑھ جاتا ہے۔ تو مسلمان ہونے کے ناطے ہم کیوں نہ اپنے بچوں کو گانوں کی بجائے ایسی باتیں بتائیں جو نہ صرف زندگی پھر ان کے کام آئیں بلکہ ہمارے لئے بھی صدقہ جاریہ بن جائیں۔ اور ہمیں بھی اپنے اوپر فخر ہو کہ ہم بھی ایک ''عظیم ماں'' ہیں۔

سوالات حاضر خدمت ہیں:

- ہم کون ہیں؟

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں

- ہمیں کس نے پیدا کیا ہے؟

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے

- نبی اور پیغمبر کسے کہتے ہیں؟

جو اللہ پاک کی طرف سے ہماری ہدایت کے لئے آتے ہیں

- سب سے پہلے نبی کا کیا نام ہے؟

حضرت آدمؑ

Marfat.com

- ہمارے پیارے اور آخری نبی کا کیا نام ہے؟

حضرت محمد ﷺ

- اللہ نے کتنے نبی اور پیغمبر بھیجے؟

ایک لاکھ چوبیس ہزار

- حضرت محمدؐ کہاں پیدا ہوئے؟

مکہ مکرمہ میں

- حضور پاکؐ کا روضہ مبارک کہاں ہے؟

مدینہ منورہ میں

- شہر مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کہاں ہیں؟

سعودی عرب میں

- حضور پاکؐ کے کتنے خلیفہ تھے؟

چار خلیفہ تھے

- چاروں کے نام کیا ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ فاروق، حضرت عثمان غنیؓ حضرت علیؓ

- ہم کون ہیں؟

مسلمان ہیں

Marfat.com

- مسلمان کسے کہتے ہیں؟

جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں

- اللہ کتنے ہیں؟

اللہ صرف ایک ہے

- اللہ کی صفت کیا ہے؟

وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے

- ہمارا دین اور مذہب کیا ہے؟

ہمارا مذہب اسلام ہے

- قرآن مجید کسے کہتے ہیں؟

اللہ کے کلام اور اس کے احکام کو

- ہمیں روزی، رزق کون دیتا ہے؟

اللہ تعالیٰ

- کھانا کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

ہاتھ دھوتے ہیں اور بسم اللہ پڑھتے ہیں

- کھانا کس ہاتھ سے کھاتے ہیں؟

دائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں

Marfat.com

O کھانا کھانے کے بعد کون سی دعا پڑھتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمْنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

O اس کا مطلب کیا ہے؟

سب تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا' ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

O سیڑھیاں چڑھتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟

اَللّٰهُ اَكْبَر

O سیڑھیاں اُترتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟

سُبْحَانَ اللّٰه

O سورج' چاند' ستارے' زمین' آسمان وغیرہ کس نے بنائے ہیں؟

سب اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں

O جب چھینک آئے تو کیا کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰه

O اذان ہوتی ہے تو کیا کہتے ہیں؟

جَلَّ شانه

O جمائی آئے تو کیا کہتے ہیں؟

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

Marfat.com

- اچھے کام کرنے والے لوگ کہاں جاتے ہیں؟

جنت میں جاتے ہیں

- بُرے اور گندے کام کرنے والے کہاں جاتے ہیں؟

جہنم میں

- پانی پینے کا کیا طریقہ ہے؟

پانی بیٹھ کر پئیں' بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر' دائیں ہاتھ سے
تین سانسوں میں' پانی کو دیکھ کر پئیں اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں

- جب کسی سے ملیں تو کیا کہتے ہیں؟

السلام علیکم

- جب کوئی دوسرا السلام علیکم کہے تو کیا کہتے ہیں

وعلیکم السلام

- مسلمان ایک دن میں کتنی بار نماز پڑھتے ہیں؟

پانچ بار پڑھتے ہیں

- پانچ نمازوں کے نام کیا ہیں؟

فجر۔ظہر۔عصر۔مغرب۔عشاء

- نماز سے پہلے کیا کرتے ہیں؟

Marfat.com

وضو کرتے ہیں

- جہاں نماز پڑھنے جاتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

مسجد

- نماز کس طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے؟

خانہ کعبہ کی طرف

- قرآن مجید کس نبی پر نازل ہوا؟

حضرت محمد ﷺ پر

- تعوذ اور اس کا ترجمہ کیا ہے؟

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

- تسمیہ اور اس کا ترجمہ کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

- دودھ پیتے وقت کیا دُعا پڑھتے ہیں؟

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

Marfat.com

○ جب کوئی چھوٹی سی چیز بھی ملے تو کیا کہتے ہیں؟

اللہ تیرا شکر ہے

اللہ کرے کہ ہم اپنے مقام کے تقاضوں پر پورا اتریں اور اپنے فرائض عبادت سمجھ کر ادا کریں نہ کہ مجبوری سمجھ کر۔

جس طرح ہر عورت ماں نہیں ہوتی اسی طرح ہر ماں عظیم نہیں ہوتی اللہ پاک سے یہ دُعا ہے کہ وہ جب کسی کو ماں بنائے تو عظیم ماں بنادے۔

آمین ثم آمین۔

۹۲ ـــ ـــ ـــ

Marfat.com

قرآن پاک کا تقاضہ

ہمارے معاشرے کی تمام برائیوں کی جڑ سب سے اہم یہ ہے کہ...... قرآن پاک کو ترجمے سے نہیں پڑھا جاتا۔ رمضان المبارک میں خصوصاً قرآن پاک کی تلاوت بہت زیادہ کی جاتی ہے۔ قرآن خوانیاں کروائی جاتی ہیں بلکہ اکثر لوگوں کو بعداز رمضان المبارک یہ کہتے ہوئے بھی سنا جاتا ہے کہ میں نے اس رمضان میں تین قرآن پاک ختم کیے کوئی اور کہتا ہے کہ میں نے چار قرآن پڑھے۔ غرضیکہ ایک دوڑ لگ جاتی ہے کہ قرآن پاک پڑھنا ہے اور زیادہ سے زیادہ پڑھنا ہے۔ یقیناً اس کی تلاوت کا بھی بہت اجر ملتا ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ کیا پانچ فیصد لوگ بھی قرآن پاک کا مطلب جانتے ہیں۔

Marfat.com

یقیناً نہیں بہت کم لوگ ہیں جو قرآن پاک کو ترجمے سے پڑھتے ہیں اور اس کا مطلب و معنی سمجھتے ہیں اور ان سے بھی کم وہ لوگ ہیں جو سمجھتے بھی ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں اس کے احکامات پر۔

اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ کوئی چیز خریدتے ہیں مثلاً موبائل فون کو ہی لے لیں اس کے ساتھ ایک کتاب ملتی ہے جس میں اس کے استعمال کرنے کا طریقہ اور تمام فنکشنز لکھے ہوتے ہیں۔ کہ کس بٹن کو دبانے سے کیا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ایک شخص پہلی بار وہ فون پکڑتا ہے تو وہ لازمی طور پر وہ کتاب پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ وہ پڑھنا جانتا ہو اور وہ محض سمجھے بغیر ریڈنگ ہی کرتا رہے تو اسے کبھی بھی پتا نہیں چلے گا کہ اس چیز کو استعمال کرنا کیسے ہے۔ پھر ہوگا یہ کہ اس کے کچھ اسی جیسے اناڑی دوست کہیں گے کہ میں بتاتا ہوں کیسے چلانا ہے دوسرا بولے گا کہ مجھے پتا ہے تیسرا بھی کچھ اور ہی کہے گا اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ فون جو چند سال چلتا سال چلتا چند دن میں ہی خراب ہو جاتا ہے۔

یہی اصول ہماری زندگی کا ہے۔ اللہ پاک نے جس طرح ہماری جسمانی نشوونما اور آرام و آسائش کے لئے بہت سی نعمتیں جیسے ہوا، پانی، مٹی، دریا، پھل، پھول، سمندر وغیرہ بنائے ہیں۔ بالکل اسی طرح اس نے ہماری روحانی ضرورت کو پورا کرنے اور اخلاقی

Marfat.com

تربیت کے لئے ایک ضابطہ حیات بھی مرتب کیا۔اور یہ اللہ پاک کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ قرآن پاک کا نسخہ کیمیا ہمارے پاس موجود ہے۔لیکن یہ کیا زیادہ تر لوگ تو صرف تلاوت ہی کرتے ہیں اس زبان ''عربی'' کی جسے ہمارے ہاں بہت کم لوگ سمجھ سکتے ہیں۔

جب زندگی گزارنے کے اصول ہم نہیں جانتے اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اللہ پاک اس کتاب میں ہمیں کیا کیا کام کرنے کو کہہ رہے ہیں اور کیا کیا کام کرنے سے منع فرما رہے ہیں تو ہم اپنی زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں......؟

جب کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابد تک کے انسانوں کے لئے راہنمائی فراہم کر دی ہے اس میں گزشتہ سرکش قوموں کے ساتھ کیا کیا گیا وہ درج ہے تا کہ ہم ان واقعات سے سبق حاصل کریں اور عبرت پکڑیں اور خود ان قوموں کی طرح غلطیاں نہ کریں اور سرکشی نہ کریں۔اسی طرح نیک کاموں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اور بُرے کاموں کا بتایا گیا ہے صاف صاف الفاظ میں اور یہ واضح طور پر بتا دیا ہے کہ جو بندہ میرے احکامات کی پیروی کرے گا اس کے لئے جنت اور جنت کی آسانیاں' نعمتیں اور لذتیں ہیں۔اس کے برعکس ان لوگوں کا حال بھی بتایا گیا ہے جو اس کے احکامات سے روگردانی کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں اور رحمتوں سے منکر ہوتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں

Marfat.com

گے اور جہنم کی ہولناکیاں بھی کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ O

(سورہ ھود : 2-1)

''یہ عظیم کتاب ہے اس کی آیات کو محکم بنایا گیا ہے۔ پھر حکیم وخبیر کی طرف سے اس کو مفصل بیان کیا گیا (وہ یہ) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یقیناً میں اللہ کی طرف سے تمہیں ڈرانے اور خوشخبری دینے والا ہوں''۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ پاک نے ہی لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ

(سورة الحجر:9)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

یہ اللہ پاک کا کلام ہے اور اس میں تمام احکامات ہماری ہی راہنمائی کے لئے ہیں۔ زندگی بھر کے تمام معاملات کی تفصیل اسی میں ہے۔ایک اور جگہ بیان ہوتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(سوره آل عمران: 103)

''اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو''

اس آیت سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا ہے اللہ کی رسی سے مراد ہے اس کے احکامات پر عمل کرنا۔ اور آپس میں تفرقہ بازی نہیں کرنی چاہیے۔

یہ بات تو ظاہر ہے کہ معاشرے میں تمام برائیاں، جھگڑے فساد اور تفرقہ پیدا ہی

Marfat.com

اس وجہ سے ہوتا ہے جب مسلمان اللہ پاک کے احکامات چھوڑ دیتے ہیں اور اگر مسلمان اللہ پاک کی پیاری کتاب قرآن کے احکامات پر عمل کریں تو معاشرتی برائیاں ختم ہو جائیں گی اور بہت بہتری پیدا ہو گی۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

''کسی بھی نیک کام کو کرنے میں کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اب دیر ہو گئی ہے''۔

کیونکہ نیک کام میں کبھی بھی دیر نہیں ہوتی۔ آپ اسی لمحے یہ نیت کر سکتے ہیں کہ میں آج سے ہی قرآن پاک کو ترجمہ سے پڑھوں تو یقین مانیں کہ ابھی سے نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جانے لگیں گی۔

یہ اللہ پاک کا احسان ہے اور کتنے مزے کی بات ہے کہ جب انسان نیکی کی نیت کرتا ہے تو عمل کرنے تک بھی اسے اس کی نیت کا ثواب ملتا رہتا ہے خواہ عمل میں کچھ دیر ہی کیوں نہ ہو جائے لیکن اس کے برعکس برائی کے متعلق لاکھ سوچتا رہے کہ کرنی ہے لیکن اگر ایک دن، دو دن یا چند ہفتے بعد تک بھی موقع نہیں ملتا اور جب موقع ملا اور برائی سرزد ہوئی تو گناہ اس وقت ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے جس وقت وہ کیا جاتا ہے۔

تو کیوں نا اچھے کام کی نیت فوراً کر لیا کریں اور دعا کریں کہ عمل بھی جلدی شروع ہو جائے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

Marfat.com

خَيْرُ كُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه‘۔

”تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا“

بقول شاعر:

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّت کردار

Marfat.com

مقصدِ حیات

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِ نْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن ٥

(الذریات: 56)

''اور میں نے جو بنائے جن اور انس صرف اپنی عبادت کے لئے''

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

Marfat.com

یَا اَیُّھَالنَّاسُ اُعْبُدُوْ ارَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَّکُمْ○

(البقرہ 21)

''اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا''

جی ہاں انسان اس دنیا میں کیوں آیا ہے؟ اور مرنے کے بعد وہ کہاں چلا جاتا ہے؟ مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اس دنیا میں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اس کے بعد لوگوں کی خدمت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ زندگی دیکھی جائے تو ایک بہت ہی مختصر سا عرصہ ہے۔ ہم سب کا کامل یقین ہے کہ قیامت کا ایک دن مقرر ہے اس دن سب کے اعمال کے وزن دیکھے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القارعۃ میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ''کھڑ کھڑانے والی، کھڑ کھڑانے والی کیا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کھڑ کھڑانے والی کیا ہے۔ جس دن لوگ ایسے ہوں گے۔ جیسے بکھرے ہوئے پتنگے اور پہاڑ ایسے ہوں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون، پس اس دن جس کے نیک اعمال کے وزن زیادہ ہوں گے وہ

Marfat.com

دل پسند زندگی میں ہوگا اور جس کے نیک اعمال کے وزن ہلکے ہوں گے اس کی منزل ہادیہ ہے اور تمہیں کیا معلوم یہ کیا ہے۔ تیز بھڑکتی آگ ہے"۔ (سورۃ القارعۃ)

مندرجہ بالا آیات سے ہماری حیات کا مقصد بھی سمجھ میں آ جاتا ہے اور یہ بھی پتا چل جاتا ہے کہ ہمارے لئے کتنا ضروری ہے کہ اپنے نیک اعمال کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے۔ جس طرح امتحان میں زیادہ نمبر لینے اور جماعت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بچے سارا سال محنت کرتے ہیں۔ اور امتحانوں سے پہلے بہت خوف ہوتا ہے کہ کہیں نمبر نہ کم آئیں اور سالانہ امتحانوں کے دنوں میں تو ہر طرف یہی شور سننے کو ملتا ہے کہ سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ گھر میں بھی کوئی مہمان آنا ہو تو اگر قریبی اور بے تکلف ہو تو منع کر دیا جاتا ہے کہ "بھئی ابھی پیپرز ہو رہے ہیں کچھ دن بعد آیئے گا" یا پھر کہیں جانے کا بھی پروگرام ہو تو ملتوی ہوتا جاتا ہے کہ امتحانات سے فارغ ہو کر جائیں گے۔ مطلب یہ کہ پورے گھر کیا معاشرے میں ہر طرف یہی شور سننے کو ملتا ہے کہ امتحانات ہو رہے ہیں۔

جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اگر نمبر کم آئیں یا خدانخواستہ کوئی فیل ہو جائے تو فیل ہونے کے بعد کسی بھی طالب علم کو کوئی آگ میں تھوڑی ہی پھینک دیا جائے گا بلکہ زیادہ سے زیادہ تھوڑی بہت ماں غصہ ہونگی باپ شاید ایک دو لگا دیں اور چند دن دوستوں اور ہم

Marfat.com

جماعتوں سے شرم آئے گی لیکن پھر زندگی اپنی حالت میں واپس آ جائے گی۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب بچے کو اتنی بے چینی ہے' اس قدر خوف ہے اور وہ حتی الامکان محنت اور تیاری کر رہا ہے تو...... ہمیں کیوں ڈر نہیں لگتا کہ اگر اس دنیا میں اچھے اعمال نہ کئے تو ہماری منزل کہیں ''ھاویۃ'' نہ ہو جائے اور کہیں ہمیں آگ میں پھینک ہی نہ دیا جائے۔ جبکہ وہ آگ اس قدر وسیع اور بھڑکتی ہوئی ہے کہ

ایک بار حضور پاک ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک دھماکے کی آواز آئی۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ کس چیز کی آواز تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب روزِ اول جہنم تیار کی گئی تھی اس وقت اس میں ایک پتھر پھینکا گیا تھا جو آج اس کی تہہ میں پہنچا ہے یہ اسی کی آواز تھی۔ جہنم کی ہولناکی اور وحشت بہت زیادہ ہے اور جگہ جگہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کی ہولناکیاں بیان کی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ بہت بری جگہ ہے رہنے کی۔

جب طالب علم فیل ہونے سے اتنا ڈرتے ہیں تو ہم اس دنیا میں جو کہ ہمارے لئے ایک کمرہ امتحان ہے کیوں نہیں ڈرتے۔

جبکہ ہم جانتے ہیں کہ یہاں فیل ہونے کے بعد جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا' اللہ پاک کے پاس جو ترازو ہے۔ اس کے دائیں پلڑے میں ہماری نیکیاں اور بائیں پلڑے میں گناہ ڈالے جا رہے ہیں اور ساری زندگی نہ ہی ہماری سوئی کے برابر نیکی ضائع

Marfat.com

ہو گی اور نہ ہی معمولی سا گناہ رہ جائے گا بلکہ ہر بات کا حساب کتاب رکھا جا رہا ہے۔ اب ہمیں یہ کرنا ہے کہ نیکیوں کے پلڑے کو بھرنا ہے تا کہ روزِ قیامت نہ صرف رسوائی اور ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ جہنم کی آگ سے بھی بچیں۔

اب بڑے مزے کی آسان آسان نیکیاں جس میں نہ تو ذرا بھی محنت کرنی پڑے گی اور نہ ہی کوئی پیسہ خرچ ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ وقت بھی علیحدہ سے نہیں لگے گا۔ جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور آج کے دور کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے۔

''جو شخص میری ایک سنت کو پوری کرے گا (یعنی ایک سنت پر عمل کرے گا) اسے ستر (70) شہیدوں کا ثواب ملے گا''۔

Marfat.com

خواہش

ہم لوگوں کی یہ شدید خواہش ہوتی ہے کہ ہم حج کریں، کسی یتیم بے سہارا بچے کی کفالت کریں، کوئی مسجد بنا دیں یا اسی قسم کی کوئی اور بڑی نیکی کریں۔

کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم جانتے ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اس دنیا میں عقل وخرد کی دولت سے آراستہ کر کے بھیجا ہے اور ہمارے سامنے دو راستے رکھ دیئے ہیں ایک نیکی اور دوسرا بدی کا۔ نیکی کا راستہ ہمیں جنت میں لیکر جائے گا اور بدی کا راستہ اختیار کرنے پر ہمیں جہنم کی سختیوں کو برداشت کرنا ہوگا۔ کیونکہ ہم سب ہی جانتے ہیں کہ اللہ پاک کے ہاں ایک ترازو ہے جس میں ہماری نیکیاں اور گناہ جمع کئے جا رہے ہیں دائیں پلڑہ میں نیکیاں اور بائیں پلڑے میں گناہ۔ یہ جاننے کے بعد کوشش ہماری یہ ہوتی ہے کہ بڑی سے

Marfat.com

بڑی نیکی کی جائے تا کہ نیکیوں کا پلڑہ بھاری رہے اور اصلی اور ابدی زندگی میں کامیابی ہو اور جنت نصیب ہو۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ نیکی کی حقیقت کیا ہے؟

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے۔

"کسی بھی چھوٹی سی نیکی کو حقیر جان کر نہ چھوڑ دو اور کسی بھی چھوٹے سے گناہ کو حقیر جان کر اختیار نہ کر لو"۔

حضور پاک ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہمارے اردگرد اتنی نیکیاں ہیں کہ ہم ان کا شمار تک نہیں کر سکتے۔ ایک بار ایک شخص نے حضور پاک ﷺ سے نیکی کی حقیقت دریافت کی تو آپ ؐ نے فرمایا۔

"راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا نیکی ہے، کسی سے اچھی بات کہنا بھی نیکی ہے اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملو"۔

بڑی بڑی نیکیاں کرنے کا موقع ہمیں بہت کم ملتا ہے اور چھوٹی نیکیوں کو ہم چھوٹا سمجھ کر چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اب میں آپ کو بہت آسان آسان اور چھوٹی نیکیاں بتاتی ہوں جن کو کرنے میں نہ کوئی محنت صرف ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی لاگت آتی ہے اور وقت بھی خرچ نہیں ہوتا بس یہ یاد رکھیے گا کہ ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے کا ثواب ستر شہیدوں کا ہے اور اگر رمضان المبارک میں

Marfat.com

کوئی نیکی کی جائے تو اس کو مزید ستر گناہ ثواب ملتا ہے۔

☆ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ضرور پڑھ لیا کریں۔

☆ پانی پینے کی بہت سی نیتیں ہیں مثلاً بسم اللہ پڑھ کر پئیں' بیٹھ کر پئیں' تین سانسوں میں پئیں' دائیں ہاتھ سے پئیں' پانی کو دیکھ کر پئیں اور آخر میں الحمدللہ ضرور پڑھیں۔

☆ دن میں کئی بار سیڑھیاں چڑھنی اور اُترنی پڑ جاتی ہیں۔ جب بھی سیڑھیاں چڑھیں تو اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اور جب اُتریں تو سُبۡحَانَ اللّٰہ پڑھتے جائیں۔ جتنے حروف پڑھتے ہیں اُن کو دس سے ضرب دے کر دیکھیں پھر جتنی سیڑھیاں چڑھیں اور اتری ہیں اس سے ضرب دیں دیکھیں کتنی زیادہ نیکیاں حاصل ہو گئیں اور پھر سنتِ رسول ﷺ پوری کرنے کا ستر شہیدوں کا ثواب علیحدہ مل جاتا ہے۔ اور کوئی محنت بھی نہیں لگتی۔

☆ کھانا کھانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہ پڑھیں۔ دائیں ہاتھ سے اور سنت طریقہ سے بیٹھ کر کھانا کھائیں اور بعد میں دعا پڑھیں۔

☆ تمام لین دین سنت کے مطابق دائیں ہاتھ سے کریں۔

☆ خاموش ہوں یا سفر میں ہوں تو کوشش کریں کہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں مثلاً درود شریف پڑھتے رہیں یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ پڑھتے رہیں۔

اگر ترازو کے ایک پلڑے میں کلمہ طیبہ اور دوسرے پلڑے میں ساتوں آسمان اور زمین رکھ دیے جائیں تو کلمہ کا پلڑہ بھاری ہوگا۔

Marfat.com

☆ جب کسی سے ملیں تو السلام علیکم کہیں اور یاد رہے کہ سلام میں پہل کرنے والے کو تین گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

☆ جب کوئی السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام کہیں۔ بعض لوگ السلام علیکم کا جواب السلام علیکم کہہ کر دیتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔

☆ جب بھی لائیٹ آئے، جائے، یا کوئی دھماکے کی آواز سنیں، کوئی زور سے دروازہ ہی بند کردے یا کسی سے کوئی برتن ہی زمین پر اچانک گر پڑے اور سوتے سے اٹھتے ہوئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ضرور پڑھیں۔

فائدہ: کلمے میں جتنے حروف آئے ہیں دس نیکیاں ایک ایک حرف کے حساب سے نیکیاں ملتی ہیں۔ پھر سنت رسول ﷺ کا ثواب اور ایک اور بڑا فائدہ جو ہوگا وہ یہ کہ جب انسان مرجاتا ہے اور دفنانے والے دفنا کے ابھی چند قدم واپس نہیں گئے ہوتے تو فوراً ہی قبر میں حساب کتاب لینے والے فرشتے کراماً کاتبین حاضر ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جیسے ہی فرشتے آئیں گے فوراً ہی کوئی آواز ہوگی، یا روشنی آئے گی کیونکہ فرشتے نور سے بنے ہیں یا کچھ بھی غیر معمولی ہوگا۔ چونکہ انسان کو زندگی میں کلمہ پڑھنے کی عادت ہوگی تو وہ فوراً کلمہ پڑھتا ہوا اٹھ بیٹھے گا اور چونکہ زندگی میں وہ اسی نیت سے کلمہ پڑھتا ہوگا کہ اللہ پاک اس وقت اسے کلمہ یاد کرادیں۔

تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ پاک اس وقت یاد نہ کرائیں گے جبکہ وہ تو دلوں کا حال

Marfat.com

خوب جاننے والے ہیں اور انسان کو اس کی نیت کا پھل ضروری عطا فرماتے ہیں۔ جس وقت انسان قبر میں کلمہ پڑھتا ہوا فرشتوں کے سامنے اٹھ بیٹھے گا تو سوالات ہوں گے تم کون ہو' تم کس کی عبادت کرتے ہو اور محمد کون ہیں وغیرہ اُن تمام سوالات کا جواب اُنہیں بنا مانگے ہی مل جائے گا اور وہ کہیں گے کہ سو جاؤ (یعنی ہماری باتوں کا جواب مل گیا ہے ہم چلتے ہیں) اور قبر سے عذاب سے بچنے والے اور اس وقت کامیاب ہونے والوں کی قبر کشادہ ہو جائے گی اور جنت کی کھڑکی قبر میں کھل جائے گی جہاں سے وہ جنت کا نظارہ کرنے لگے گا اور اس کی خوشبو محسوس کرے گا۔

اگر خدانخواستہ اس وقت انسان پھنس جاتا ہے اور فیل ہو جاتا ہے تو قبر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جائیں گی اور جہنم کی کھڑکی اس کی قبر میں کھول دی جائے گی جہاں سے وہ اس کی گرمی اور دہشت کو محسوس کرتا رہے گا اور پناہ مانگتا رہے گا۔

☆ کپڑے تبدیل کرتے ہوئے بسم اللہ ضرور پڑھ لیا کریں اس سے تمام ہوائی مخلوق کی آنکھوں پر پردہ آ جاتا ہے۔

☆ کپڑے اور جوتے پہنتے ہوئے دایاں ہاتھ' دایاں پاؤں ڈالیں اور بسم اللہ پڑھ کر پہنا جائے۔

چند اصحاب جن میں ایک مسلمان' ایک سکھ' ایک عیسائی اور ایک ہندو اکٹھے بیٹھے تھے۔ آپ اس میں اپنی اپنی عبادتوں کے اوقات Discuss کر رہے تھے۔ سکھ نے بتایا

Marfat.com

کہ میں چوبیس گھنٹے میں سے چند گھنٹے عبادت کرتا ہوں اسی طرح ہندو اور عیسائی نے بھی کچھ وقت بتایا کہ چوبیس گھنٹے میں سے اتنی اتنی دیر عبادت کرتے ہیں۔ جب مسلمان سے پوچھا گیا کہ آپ کتنی دیر عبادت کرتے ہیں تو وہ بولے ''کہ میں تو چوبیس گھنٹے عبادت کرتا ہوں'' وہ سب کے سب اکٹھے بول اُٹھے کہ جھوٹ' ناممکن یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیا آپ سوتے' کھاتے' پیتے' نوکری کرتے اور باتھ روم نہیں جاتے تو پھر کیسے سب کاموں کے ساتھ آپ عبادت چوبیس گھنٹے کرتے ہیں تو وہ مسلمان کہنے لگے کہ میں ہر کام سنت رسولؐ کے مطابق کرتا ہوں رات کو سوتا ہوں تو اللہ پاک کے احکام اور سنت پر عمل کرتے ہوئے تو ساری رات عبادت میں شمار ہوتی ہے۔ صبح اٹھ کر بھی تمام کام سنت کے مطابق کرتا ہوں تو اس طرح سارا دن عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ۝

(سورہ محمد: 33)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول
کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو''

جس طرح چند لوگ کوئی کام کر رہے ہوں اور ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر وہی کام

Marfat.com

کرنے لگیں تو ہم اُن کی جماعت کا حصہ بن جاتے ہیں تو اسی طرح درود شریف پڑھنے سے ہم اللہ پاک اور فرشتوں کی جماعت کا حصہ بن جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہر وقت کر رہے ہیں اور اس کی بہت فضیلت ہے حدیث مبارکہ ہے:

''جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجا تو اللہ پاک نے اس کے لئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا''۔

اور ایک حدیث مبارکہ ہے کہ:

''جو شخص ایک بار سبحان اللہ کہتا ہے اللہ پاک جنت میں اس کے نام کا ایک ایسا درخت لگا دیتے ہیں جس کے سائے میں ایک تیز رفتار گھوڑا اگر ایک ہزار سال دوڑتا رہے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا''

یہ سب کام' تمام سنتیں صرف ابتدا میں تھوڑا یاد رکھنا پڑتی ہیں۔ اور ذرا سا مشکل لگتا ہے۔ لیکن صرف چند دن میں ہی انسان بے ساختہ یہ کام کرنے لگتے ہیں اور اللہ پاک خوش بھی ہوتے ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

''جو نیکی کی تلاش میں نکلتے ہیں ہم اُن کی راہنمائی کر دیا کرتے ہیں۔

(القرآن)

Marfat.com

المیہ

محترم والدین ذرا سا غور کیجئے کہ آیا ہم اپنے بچوں کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کر رہے ہیں؟

کیا ہم انہیں چھوٹی عمر سے ہی چھوٹی چھوٹی باتیں بتا رہے ہیں جن سے ان کی شخصیت بہتر سے بہترین ہو سکتی ہے؟

اور کیا ہم انہیں اس امتحان کے لئے تیار کر رہے ہیں جو ہماری پیدائش کا اصل مقصد ہے؟

ایک اور اہم بات کہ ہم معاشرے کی برائیوں کا تو ذکر کرتے ہیں لیکن ان کی وجوہ

Marfat.com

کی طرف نہ توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے بارے میں سوچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بچوں کی تربیت کرنے کی بجائے اور ان کو وقت دینے کی بجائے ان کے ہاتھ میں ٹی وی کا ریموٹ تھما دیا جاتا ہے۔ اور ہم لوگ صرف اس بات سے ہی خوش ہو جاتے ہیں کہ بچہ ٹی وی کے آگے بیٹھا ہوا ہے۔ تنگ نہیں کر رہا ہے۔ حال یہ ہے کہ گھر گھر میں کیبل لگی ہوئی ہے۔ اخلاقیات تو خراب ہوتی ہی ہے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ:

چھوٹے سے بچے کے ذہن میں اسلام کی باتیں تو ڈالی نہیں جاتیں بلکہ وہ غیر مسلموں کے ڈرامے اور فلمیں دیکھ دیکھ کر ان کے مذہب کے بارے میں بہت سارا کچھ جان رہا ہوتا ہے۔

اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ ابھی اپنے کسی بچے سے چند سوالات اسلام کے متعلق پوچھ کر دیکھیے یقیناً بچے کو چند ہی سوالوں کے جواب معلوم ہوں گے ورنہ وہ لاعلمی ظاہر کرے گا۔ جبکہ ہندوازم کے بارے میں بھی کچھ سوالات کیجیے' ان کی رسومات اور بتوں کے متعلق پوچھیے پھر آپ خود بخود جان جائیے گا کہ انہیں اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات ہے یا ہندومت کے بارے میں۔

میری سب سے درخواست ہے کہ جتنا وقت وہ ٹی وی پر دوسرے مذاہب کو دیکھتے' سنتے اور سمجھتے ہیں کیا آپ اس سے زیادہ وقت اسلام کے بارے میں انہیں بتا سکتے ہیں اگر نہیں تو کم از کم ان کا ٹی وی دیکھنا تو کم کر سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کے اپنے ہاتھ

Marfat.com

میں ہے۔اپنے بچوں پر توجہ دیجیے۔بچوں کے بگڑنے اور نافرمان ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ:

ہمارے پاس اپنے بچوں کے لئے ٹائم نہیں ہے۔ہم کسی وقت انہیں پیار سے لے کر نہیں بیٹھتے' ان کو قرآن پاک کے قصے نہیں سناتے' زندگی گزارنے کے سنہری اصول نہیں بتاتے اور اخلاقی قدروں سے روشناس نہیں کراتے۔اس کے برعکس ان کو بگاڑنے والے عناصر بہت زیادہ طاقتور ہیں وہ اپنا کام بھرپور کر رہے ہیں اور المیہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑا ہوا ہے اور خود فارغ ہو گئے ہیں۔صرف ایک بات سمجھ لینی چاہیے کہ اگر ہمارے پاس ہمارے بچوں کے لئے وقت نہیں ہے تو پھر دنیا میں دوسرا کونسا رشتہ ہے جو ان کی راہنمائی کرے گا' ان میں بہتری پیدا کرے گا اور ان کا ''دوست'' ہوگا۔

برائے مہربانی بچوں کے ساتھ کونسلنگ کریں' انہیں اچھی بُری بات سمجھائیں اور جو چیزیں انہوں نے گھر سے باہر یا ٹی وی سے سیکھنی ہیں ان سے بچائیں۔اور انہیں یہ عادت ہو کہ وہ کوئی مسئلہ کوئی الجھن ہو تو اپنے والدین سے پوچھیں' ان سے اچھی باتیں سیکھیں اور اپنے والدین سے محبت کریں' ان کی عزت کریں اور بُری باتوں کی بجائے اچھی باتیں سیکھیں۔یہ یاد رکھیے کہ بچپن کی باتیں ساری زندگی کے لئے انسان کی شخصیت پر اثر ڈالتی ہیں اور بچہ بچپن کی باتیں نہیں بھولتا۔

Marfat.com

بچوں کو کبھی اس وقت نہ سمجھائیں جب آپ یا وہ غصہ میں ہوں بلکہ سکون ماحول میں محبت اور نرمی سے باتیں کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان نیکی کا بیج بوئے اور بدی پیدا ہو جائے۔

اور ہاں کیبل اور ٹی وی نہ صرف بچوں کو بگاڑ رہے ہیں بلکہ غور کیا جائے تو بڑوں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے۔ خاتون خانہ بچوں کو سکول بھیج کر بالکل فریش ہیں کہ آرام سے سارے گھر کے کام کر لین گی لیکن ذرا ہی دیر بعد جو خود ان کی ٹی وی پر نظر پڑی اور کہیں کوئی فلم نظر آ گئی جو ابھی ابھی شروع ہوئی ہے اور وہ سوچنے لگی کہ اس فلم کی تو بڑی تعریف سنی ہے آج شکر ہے کہ ابھی شروع ہوئی ہے۔ بس پھر کیا ہوتا ہے تین گھنٹے لگ کے بیٹھ کر جب فلم دیکھی گئی تو جب فلم ختم ہوئی اور انہیں تو سر بھاری بھاری اور جسم تھکا ہوا لگتا ہے۔ جبکہ تین گھنٹے اتنا وقت تھا کہ آرام سے سارا گھر صاف بھی ہو جاتا' کھانا بھی پک جاتا اور بھی کئی چھوٹے موٹے کام نمٹ جاتے' اب یہ عالم ہے کہ گھر گندہ پڑا ہے۔ کچن بکھرا ہوا ہے اور کھانا بھی نہیں پکا بس پھر کیا تھا بادل نا خواستہ بوجھل طبیعت کے ساتھ کچھ تھوڑا بہت کھانے کا بندوبست کرتی ہیں اور تھک کے لیٹ جاتی ہیں اور جب بچے وغیرہ سکول سے آ کر کھانا کھاتے ہیں تو بعد میں کسی سے کہتی ہیں کہ بیٹی چائے تو بنا دے سر میں درد ہو رہا ہے۔ (یہ نہیں بتا رہیں کہ پوری فلم دیکھنے کے بعد اچھی بھلی طبیعت خراب ہو گئی ہے)۔

یہ سب اسلام دشمن عناصر کی سازش اور ملی بھگت ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو اخلاقی' ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج کرنا چاہتے ہیں جبھی تو خدا کی پناہ 100 روپے میں 100

Marfat.com

چینل مہینہ بھر دیکھنے کو مل جاتے ہیں جبکہ یہی ٹی وی کیبل چینل یورپ کے ممالک میں بہت زیادہ مہنگے ہیں کہ ایک ایک چینل سینکڑوں روپوں کا لیا جاتا ہے۔ آج ہمارا پورا معاشرہ اس کا ایڈکٹ ہو چکا ہے کہ ہر گھر کی ضرورت بن گیا ہے اور کوئی بھی اپنے گھر سے ٹی وی کیبل کو نکالنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

اگر کسی کو کہا جائے کہ گھر سے کیبل کو ختم کر دیں دن خود بخود لمبے لگنے لگیں گے اور تمام کام وقت پر ہونا شروع ہو جائیں گے تو فوراً ہی خاتونِ خانہ کہتی ہیں کہ ''میاں نے لگائی ہوئی ہے وہ نہیں نکالنے دیتے انہوں نے خبریں سننی ہوتی ہیں''۔ جبکہ مشاہدہ یہ ہے کہ زیادہ تر آدمی رات کو تھکے ہارے آ کر بمشکل کھانا کھاتے ہوئے چند منٹ ٹی وی دیکھتے ہیں اور پھر سو جاتے ہیں۔ یا پھر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ بھئی ''کیبل پر اچھے اچھے اسلامی چینل بھی تو ہیں ان ہی کی وجہ سے لگائی ہوئی ہے''۔ لیکن کبھی بھی وہ چینل نہ دیکھتے ہیں نہ سنتے ہیں تو عمل کرنا تو بہت دور کی بات۔ جب ایک بُری چیز گھر میں موجود ہے تو اس سے کس طرح اور کب تک بچا جا سکتا ہے جبکہ ہر وقت شیطان ہمیں بہکانے میں لگا رہتا ہے۔

حالات کا ایک رُخ یہ بھی ہے کہ کئی گھروں میں والدین ہٹانا بھی چاہتے ہیں تو اولاد آڑے آ جاتی ہے کئی عورتوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے یہ کہتے ہوئے کہ پہلے ہم نے خود شوق سے لگوائی اب بچے عادی ہو گئے ہم ہٹانا چاہتے ہیں اور بچے ایسا نہیں کرنے دیتے۔ اللہ پاک ہمیں اور ہمارے بچوں کو ہر بُری چیز سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

صبر و شکر

يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ اسْتَعِيْنُوْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ o

(البقرہ. 152)

''اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اس آیت میں اللہ پاک صاف صاف الفاظ میں یہ بات بتا دیتے ہیں کہ اے مومنو مدد لو صبر اور نماز سے یعنی جب بھی کسی مسلمان پر کوئی دُکھ یا تکلیف آئے تو اسے صرف

Marfat.com

یہ سوچنا چاہیے کہ یہ میرا آزمائش کا وقت ہے۔اور سوائے اللہ پاک کی ذات پاک کے کوئی اسے دور نہیں کر سکتا اور اللہ پاک کا حکم ہے کہ نماز اور صبر سے مدد لیں یعنی صبر کرنا بہت بہتر ہے اور اس وقت پریشان کے عالم میں نماز پڑھنی چاہیے اور اللہ پاک سے مدد مانگی جائے۔

کہتے ہیں کہ اگر اللہ پاک سے باتیں کرنی ہوں تو نماز پڑھنی چاہیے اور اگر اس کی باتیں سنی ہوں تو قرآن پاک پڑھا جائے۔جو بھی شخص اللہ پاک سے مدد مانگتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ پاک بہت خوش ہوتے ہیں اور صابر کی مدد فرماتے ہیں۔اور دعا کو قبول فرماتے ہیں۔صبر کرنے سے انسان میں استقامت پیدا ہوتی ہے اور مشکل حالات سے نمٹنے کا حوصلہ آتا ہے جبکہ اس کے برعکس بے صبر انسان نہ صرف اپنے حالات اور بگاڑ لیتا ہے بلکہ اللہ کے انعامات' خوشنودی اور اجر سے بھی محروم رہتا ہے جو صابرین کے لئے ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ
مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ط وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ٥
الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ٥

(البقرہ: 155,156)

ترجمہ: ''اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان

Marfat.com

سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے اور خوشخبری دے اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"

کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی بھی (خوانخواستہ) تکلیف اگر آ جائے تو انسان بے صبری کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ پریشان ہو جاتا ہے اور ہمت ہی ہار بیٹھتا ہے جبکہ اللہ پاک نے مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں فرما دیا ہے کہ ہم لوگوں کو آزماتے ہیں کبھی ڈر سے کبھی بھوک سے اور کبھی کسی جانی یا مالی نقصان سے اور نیک بدلہ اور اجر تو صرف اور صرف صبر کرنے والوں ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ کے مومن بندے وہی ہوتے ہیں جو اسے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے صبر کرتے ہیں اور مصیبت میں کہہ دیتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ راجِعُوْن۔

آج کل کی بے شمار برائیوں کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم میں صبر اور شُکر کی کمی ہو گئی ہے۔ نہ صبر کے وقت صبر کرتے ہیں اور نہ ہی شکر کے وقت شکر ادا کرتے ہیں۔ جب اللہ پاک نے کھلے اور صاف الفاظ میں بتا دیا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور اُن کو اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے تو پھر ہمیں کیوں صبر نہیں آتا دل میں بدلہ لینے کا ٹھان لیتے ہیں اور پھر کیا ہوا گر بدلہ لینے میں زیادتی کر جائیں اس سے اچھا تو یہ ہے کہ ہم صبر کریں اور اللہ پاک

Marfat.com

سے دعا کریں اور بالآخر وقت یہ ثابت کر دے گا کہ صبر کا پھل ہی میٹھا ہوتا ہے۔

ایک بار حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر جا رہے تھے کہ راستے میں ایک شخص ملا اس نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ اللہ پاک سے چند باتوں کے بارے میں پوچھنے جا رہا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرا بھی ایک مسئلہ پوچھ لیجئے گا کہ میرے پاس بہت کچھ ہے' بہت خوشحالی ہے کہ سارا دن لگا رہتا ہوں' خرچ کر کر کے تھک جاتا ہوں اور پھر بھی کمی نہیں ہوتی ایسا کیا کروں کہ کچھ کمی ہو جائے۔ حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ پوچھ لوں گا۔ تھوڑا آگے گئے تو ایک اور صاحب ملے انہوں نے بھی اپنا مسئلہ بیان کیا کہ میں اتنا غریب ہوں کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک وقت کھاتا ہوں تو کئی کئی وقت نہیں ملتا مفلسی کی حالت سے تنگ آ گیا ہوں ایسا کیا کروں کہ حالات بہتر ہو جائیں اور میں امیر ہو جاؤں۔

حضرت موسیٰؑ چلے گئے اور جب واپس تشریف لائے تو پہلا شخص ملا آپؑ نے اس سے کہا کہ ''اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ میری ناشکری کیا کرو''۔ وہ شخص فوراً سہم گیا اور بولا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو اپنے پروردگار کا بے حد شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے بہت کچھ عطا کیا ہے اور ہمیشہ شکر ہی ادا کرتا رہوں گا اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا اللہ پاک نے اسے اس کی شکر گزاری کی وجہ سے اور زیادہ نواز دیا۔

دوسرا شخص ملا اس سے حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ ''اللہ پاک نے فرمایا کہ میری شکر

Marfat.com

گزاری کیا کرو"۔ وہ شخص بولا کہ میرے پاس ہے کیا جس کی شکر گزاری کروں اور چلا گیا اور ناشکری کرنے کی وجہ سے اور زیادہ غریب ہو گیا۔

اللہ پاک صبر اور شکر کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے اور نوازتا چلا جاتا ہے جبکہ ناشکری کرنے والوں کو محروم کرتا ہے۔ اور اُن سے ناخوش ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں شکر کے متعلق بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور شکر گزاری کرنے والوں ہی کا مقدر فراخی اور فراوانی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

لَئِنۡ شَكَرۡ تُمۡ لَاَ زِيۡدَ نَّكُمۡ ٥

(سورہ ابراھیم: 7)

ترجمہ: "اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا"۔

سبحان اللہ خود اللہ پاک اپنی کتاب قرآن میں بتا رہے ہیں کہ اگر شکر ادا کریں گے تو اور زیادہ اجر دیا جائے گا اور زیادہ نواز دیا جائے گا۔ شکر کا مطلب ہی یہ ہے کہ کسی کے احسان اور مہربانی پر اس کا شکریہ ادا کرنا تو پھر تو احسانات اور عنایات کے معاملے میں اللہ پاک کی ذات مبارکہ سب سے زیادہ شکر بجالانے کی مستحق ہے۔ اور اسی لئے بندوں پر لازم ہے کہ اللہ پاک کی پاکی بیان کی جائے' اس کی تعریف کی جائے' اس کے احسانات کو دل

Marfat.com

سے مانا جائے اور اس کے احسانات پر سجدہ شکر بجالایا جائے۔

قرآن پاک میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''اور تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو''۔ یعنی جتنا حق ہے اس ذاتِ باری تعالیٰ کا ہم تو اس کا بالکل شکر ادا نہیں کرتے۔

ایک جگہ اللہ پاک اس طرح فرماتے ہیں کہ:

''تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو۔ کیا تم نے اسے بادل سے اُتارا یا ہم اُتارنے والے ہیں۔ ہم چاہیں تو اسے کھاری کردیں پھر کیوں شکر نہیں کرتے''۔

(سورہ واقعہ 71-68)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''کہہ دو (اے محمد ﷺ) وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے' کتنا کم شکر ادا کرتے ہو''۔

(سورہ ملک: 23)

قرآن پاک میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمیں ہر وقت ہر حالت میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہی عادت اپنی اولاد میں بھی ڈالنی ہے۔ اگر ہم ماں باپ اپنی اولاد کو اچھی باتیں بتانے کے لئے وقت نہیں نکالیں گے تو پھر ذرا

Marfat.com

سوچیں کہ زندگی میں کون سا تیسرا رشتہ ہے جو کسی کی بہتری چاہے گا اور اتنا وقت دے گا۔

اللہ پاک کا شکر تو ہم نے ہمیشہ اور ہر وقت ہی کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیے جو ہمارے لئے کچھ بھی کرتے ہیں۔ جب ہم کسی کی معمولی سی غلطی پر اسے نہیں چھوڑتے تو پھر کسی کی اچھی بات کے بارے میں کیوں چپ رہتے ہیں۔ اُس کا شکریہ ادا کرنے میں کیوں ہمیں شرم محسوس ہوتی ہے۔

کہتے ہیں۔

"جو شخص بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا شکر بھی نہیں ادا کر سکتا"

Marfat.com

گھر کی دیوار

سکول کے راستے میں میرے بیٹے نے ایک گھر کی دیوار پر لگے کانچ کے ٹکڑے دیکھ کر پوچھا "امی دیوار پر شیشے کے ٹکڑے کیوں لگے ہیں؟"

میں نے کہا کہ بیٹا چوروں سے بچنے کے لئے لوگوں نے دیواروں پر کانچ لگا رکھے ہیں۔ چند قدم آگے بڑھے تو ایک اور گھر کی دیوار پر خاردار تار لگے تھے وہ بھی دیکھ کر اُس نے وہی سوال کیا اور میں نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ بیٹا تاکہ چور گھر

Marfat.com

کے اندر داخل نہ ہو سکیں۔ اس لئے گھر والوں نے اپنی حفاظت کے لئے وہ کانچ اور یہ تار لگائے ہوئے ہیں۔

لیکن گھر آ کر میں کافی دیر اس بات کے متعلق سوچتی رہی کہ جب انسان جنگلوں میں رہتا تھا' تعلیم اور معاشی ترقی سے نا آشنا تھا اُس وقت وہ جنگلوں میں جنگلی جانوروں سے خوفزدہ تھا اور ان سے بچنے کی ترکیبیں سوچتا رہتا تھا۔ اب تو ہم تعلیم یافتہ ہو گئے ہیں شہروں میں رہتے ہیں۔ مکانوں میں آباد ہیں۔ مطلب یہ کہ بہت زیادہ ترقی یافتہ ہو گئے ہیں۔ تو پھر ایسا کیوں ہے......؟

آج کا المیہ یہ ہے کہ آج کا انسان اگر کسی سے خوفزدہ ہے تو اپنے ہی جیسے انسان سے آخر کیوں......؟

حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان اپنی اپنی جگہ بے انتہا پریشان ہے۔ کسی کو یہ مسئلہ ہے کہ بچے' نہیں تو کسی کو بچوں کے مسائل درپیش ہیں۔ ان کی رہائش' خوراک' تعلیمی ضروریات اور دوسرے کام پورے کرنے میں بے شمار مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ اکثر گھروں میں جوان بیٹیاں بیٹھی ہیں ان کی شادی کا مسئلہ ہے جیسے تیسے ان تمام مسائل کو حل کرتے کرتے اگر کچھ آگے بڑھیں اور بچے بیاہ دیں پھر بھی اُن کے مسائل ختم نہیں ہوتے ان کے بچوں کا اپنی سُسرالوں میں ایڈجسٹ ہونا یا نہ ہونا بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ آج کا انسان کسی طور بھی مسائل سے مبرّا نہیں لیکن یہ بہت تلخ

Marfat.com

حقیقت ہے کہ ایسا انسان جو اتنا پریشان ہے اس نے دوسروں کو بھی پریشان کر رکھا ہے۔ اس کے لئے ان لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو محفوظ بنانے کی کوشش کی ہوتی ہے جو خود دوسروں کو تنگ کرتے ہیں۔ ایک طرف تو والدین اس لئے پریشان ہیں کہ ان کی بیٹی کے ساتھ اس کے سُسرال والے بہت بُرا سلوک کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف اگر وہ خود اپنے گھر میں بہو لے آتے ہیں' خواہ وہ اُس گھرانے کی نہ ہو جہاں اِن کی بیٹی گئی ہو پھر بھی اُس کے ساتھ بُرا سلوک ہی کرتے ہیں اور جس آگ میں اپنی بیٹی کی وجہ سے خود جل رہے ہوتے ہیں اسی آگ میں اپنے جیسے لوگوں کو جلانے سے باز نہیں رہتے۔ وہ اذیت جو لوگ خود کسی نہ کسی دوسرے سے اُٹھا رہے ہوتے ہیں وہ دوسروں کو پہنچاتے ہوئے پتا نہیں کیوں سہم سہم نہیں جاتے۔

لیکن یہ ایک زنجیر ہے۔ جس طرح زنجیر کی ایک کڑی دوسرے سے ملی ہوتی ہے اسی طرح ہمارے معاشرے کے افراد ہیں۔ ایک دوسرے کو اور دوسرا تیسرے کو پریشان کر رہا ہے۔ نہ جانے یہ زنجیر کب ٹوٹے گی......؟

کوئی ایک کڑی ہی بیچ میں سے نکل جائے تو شاید یہ زنجیر بھی ٹوٹ جائے۔ لیکن وہی بات ہے تا کہ سب بُرائی کو تو بُرا کہتے رہتے ہیں لیکن ایک بھی فرد قدم آگے بڑھانے کو تیار نہیں۔

حالانکہ ہم تو بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک دن اچھے اعمال کا پورا پورا

Marfat.com

اجر ملے گا اور اسی طرح بُرے اعمال کی سزا بھی ضرور ملے گی۔ اسی لئے ہمیں چاہیے کہ اندھیرے کو مسلسل بُرا کہتے رہنے سے بہتر ہے کہ اپنے حصے کا ایک دیا روشن کر دیں یقیناً اس سے ہی اندھیرا ٹوٹ جائے گا اور روشنی ضرور ہو گی۔ ہزاروں دِیوں میں ایک دیا جلانا کیا کمال ہے دیا جلانے کا مزہ ہی اندھیرے میں آتا ہے۔

جیسے:

شکوۂ ظلمتِ شب سے کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

ہم لوگ تو اتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمارے سامنے مدینے کی برادری اور اسلامی اخوت کی بہترین مثالیں ہیں آج ہم لوگ دوسروں سے بدلہ اس لئے لیتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پر بڑا ظلم ہو گیا ہے۔ اگر سوچا جائے تو اس ظلم کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں جو سرکارِ دو عالم سرور کائنات حضرت محمد ﷺ پر کیا گیا تھا جب انہوں نے کسی سے بھی بدلہ نہ لیا اور سب کو معاف فرما دیا۔ تو ہم کیا چیز ہیں کیوں بڑھ چڑھ کر بدلہ لیتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ بدلہ لینے میں پہلے شخص سے آگے نکل جاتے ہیں۔ افسوس! کہ پھر ہم اپنے آپ کو حضور پاک ﷺ کی امت بھی کہتے ہیں۔

ہم لوگ اسلامی بندھن میں بندھے ہوئے ہیں۔ اگر ہم دوسروں کو بُرا کہنے کی

Marfat.com

بجائے اپنے آپ پر نظر ڈالیں اور صرف اپنے اعمال کو درست کر لیں تو یقیناً ہم نے سارا معاشرہ ٹھیک کر دیا۔ ہم سب لوگوں کو بدلنے کی سکت نہیں رکھتے نہ ہی کوئی والدین' کوئی استاد یا کوئی بھی کسی کو بدل سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو اچھا بننے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ ہاں البتہ اپنے آپ کو ضرور بدل سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو اچھا انسان بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یقیناً اسی طرح صرف ایک اور ایک انسان کے بدلنے سے ہی معاشرے میں نمایاں تبدیلی آ سکتی ہے۔

کیونکہ:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اللہ پاک ہمیں مدینے کی برادری کی طرح مل جل کر رہنے کی توفیق دے تاکہ کسی انسان کو کم از کم اپنے وطن' اپنے ملک اور اپنے مذہب کے بھائیوں سے کوئی خطرہ نہ ہو (آمین......ثم آمین)

Marfat.com

پیارا بیٹا

والدین کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ بہت خوشیاں منائی گئیں۔ دونوں بے انتہا خوش ہیں۔ خاص طور پر ماں ہر لمحے بچے کے واری صدقے ہوتی ہے۔ ایک ایک لمحہ دیکھ دیکھ کر جیتی ہے جب بچہ آوازیں نکالنے لگتا ہے تو خوشی سے جھوم اُٹھتی ہے اور سب کو بتاتی پھرتی ہے کہ آج میرے بچے نے یہ کہا' وہ کہا غرض پھولے نہیں سماتی جب وہ پہلا قدم اُٹھاتا ہے تو پھر تو اس کی خوشی بیان سے باہر ہو جاتی ہے۔

غرضیکہ ہر لمحہ ہر ساعت' ہر منٹ دیکھ کر اپنی ممتا کی چھاؤں میں بچے کو پالتی ہے اور

Marfat.com

پھر وہ بڑا ہونے لگتا ہے اور سکول سے کالج اور پھر کام کاج میں لگ جاتا ہے اور ماں کا برسوں کا ارمان جاگتا ہے اور وہ اس کی شادی کی فکر میں لگ جاتی ہے۔ بس اب کیا ہے روزانہ ہی تقریباً لڑکی دیکھنے کے لئے جاتی ہے اور خوب سے خوب تر کی تلاش کرتی ہے بالآخر کئی ماہ کی تگ ودو کے بعد لڑکی بھی منتخب ہو جاتی ہے۔ پھر شادی کی تیاریاں شروع ہوتی ہیں اب یہ لانا ہے اور وہ لانا ہے' یہ رہ گیا بھئی وہ رہ گیا اور بھرپور تیاریوں اور کوششوں کے بعد اُس کی شادی کر دی جاتی ہے۔

ارے یہ کیا......؟ ابھی چند دن ہی گزرتے ہیں کہ وہ ہی بہو جس کے خواب برسوں دیکھے گئے تھے آتے ہی اتنے دن بھی ابھی نہیں گزار پائی جتنے دن شادی کی دھوم مچی رہی تھی اور بُری لگنے لگتی ہے بلکہ وقت ایسا آ جاتا ہے کہ وہ دشمن ہی دکھائی دینے لگتی ہے۔ جبکہ اُس بہو کو اگر گھر والے تھوڑی دیر کے لئے اپنی بیٹی سمجھیں اور یہ جان لیں کہ وہ بچی اپنے والدین' گھر اور بہن بھائی سب کچھ چھوڑ کر ہمارے لئے آئی ہے اور اسے تھوڑی سی محبت دے دیں تو وہ لڑکی اگر کتنی ہی خودسر اور بدتمیز ہی کیوں نہ ہو محبت کا جواب ہمیشہ محبت سے ہی دے گی اور اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی بیٹی سمجھ کر نظر انداز کیا جائے اور پیار سے سمجھایا جائے تو انشاء اللہ وہ بھی محبت ہی بانٹے گی۔ ایک اہم بات کہ ایسے موقع پر شیطان صفت لوگ بہت گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسے چھوڑ دو اور دوسری لے آؤ۔

Marfat.com

تو یہ عقلمندی ہے نا کہ دوسری کے ساتھ جو نباہ مجبوری سے کیا جائے گا وہ نباہ' صبر اور پیار پہلی کے ساتھ خوشی خوشی بھی تو کیا جا سکتا ہے نا......

اب دوسری طرف کا حال دیکھتے ہیں کہ آنے والی لڑکی کب سے اپنے مستقبل' اپنے گھر اور شوہر کا خواب دیکھا کرتی تھی اور اپنے اصل گھر اور سُسرال کے بارے میں گھنٹوں تنہائی میں سوچا کرتی تھی۔ اور کئی ماہ کی بلکہ کئی سال کی تیاریوں کے بعد اس گھر میں آتی ہے۔ وہ بھی چند دن میں ہی محبت سے خالی ہو جاتی ہے اور سب گھر والے اسے بجائے اپنے خوابوں کی تعبیر کے اپنے دشمن ہی دکھائی دینے لگتے ہیں۔

جبکہ اگر آنے والی لڑکی لڑکے کے گھر والوں کو اپنا سمجھے جو کہ اب اسی کے ہیں تو کبھی بھی اسے بُرے نہ لگیں۔ اپنے والدین کے گھر میں کئی کئی افراد کا کام سارا دن بھاگ بھاگ کر خوشی خوشی کرنے والی لڑکی شادی کے بعد یہ کیوں سوچنے لگتی ہے کہ میری ساس ہی سارا کام کرے اور مجھے کچھ کام نہ کرنا پڑے جبکہ یہی اس کا اصل گھر ہے۔ اگر تھوڑی سی خدمت' عزت اور محبت وہ گھر والوں کو دے دی گی تو وہ بھی یقیناً اُس سے محبت کرنے لگیں گے خواہ وہ کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں اور ہاں کام کرنے سے کوئی نہیں مرتا ہاں البتہ مضبوط ضرور ہوتا ہے اپنی ہمت کے مطابق تھوڑا کام اور تھوڑا آرام کر کے دیکھیں پھر دنیا میں ہی جنت مل جاتی ہے۔ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کیا جانا چاہیے تو بڑے مسائل پیدا نہیں ہوتے۔

Marfat.com

ہمارے معاشرے کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ چند شادیاں ہی کامیاب رہتی ہیں ورنہ زیادہ تر لڑائی جھگڑے اور اختلافات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا کہ اس کی اصل وجہ کیا ہے......؟ کیا بُرائی معاشرے میں ہے یا پھر لڑکا اور لڑکی قصوروار ہیں یا پھر اُن کے والدین......؟ ان باتوں کا جواب پانے کے لئے ذرا تفصیل میں جانا پڑے گا۔ جب اللہ پاک نے حضرت آدمؑ کی تخلیق کی اور تمام فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کو کہا تو سب نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا لیکن صرف شیطان نے سجدہ نہ کیا اور کہہ دیا چونکہ میں آگ سے اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے ہیں اس لئے میں بہتر ہوں اس لئے میں آدمؑ کو سجدہ نہیں کر سکتا اور اس نے انکار کر دیا۔ اور اللہ پاک نے اسے اس کے تکبر کی سزا دی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود قرار دے دیا۔ لیکن شیطان نے اللہ پاک سے قیامت کے دن تک کی مہلت مانگ لی کہ آدمؑ اور اُس کی اولاد کو بہکاؤں گا۔ جو مہلت اسے اللہ پاک کی طرف سے مل گئی اور اللہ پاک نے آدمؑ اور حوا سے فرمایا کہ جنت میں رہو اور جہاں مرضی سے کھاؤ لیکن ایک درخت کے پاس نہ جانا لیکن شیطان کے بہکاوے میں آ کر آدمؑ اور حواؑ کو اس عزت و راحت کو چھوڑنا پڑا اور اللہ پاک نے آدمؑ اور حواؑ اور شیطان کو کہا کہ تم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو اور زمین میں تمہارے واسطے ٹھکانا ہے۔

اللہ پاک سورہ البقرہ میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ج فَاِمَّا يَاتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o (سورہ البقرہ 38:39)

''ہم نے حکم دیا کہ نیچے جاؤ یہاں سے تم سب' پھر اگر تم کو پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو چلا میری ہدایت پر نہ خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے o اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا ہماری نشانیوں کو وہ ہیں دوزخ میں جانے والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''۔

ان آیات میں اور بلکہ قرآن پاک میں بہت سے مقامات پر اللہ پاک نے فرما دیا ہے کہ جو میری پیروی کرے گا وہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب رہے گا۔ جبکہ شیطان نے مہلت پاتے ہی پکا ارادہ کر لیا کہ چونکہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو تو جنت میں نہیں بھجوا سکتا لیکن وہ ایسے حیلے ضرور کر سکتا ہے کہ آدمؑ اور اُس کی اولاد کو جہنم میں بھجوانے کی کوشش کرے۔ ظاہر ہے کہ وہ یہ کیسے پسند کر سکتا تھا کہ وہ تو جہنم میں جائے اور آدمؑ اور اُس کی اولاد جنت میں۔

زندگی کے ہر موڑ پر' ہر حصے میں اور ہر شخص کو طرح طرح سے بہکانا اور اپنے اصل مقصد سے دُور کرنا' لڑائی جھگڑا اور ایک دوسرے کے خلاف کرانا اس کا کام ہے۔

Marfat.com

معاشرے کی تمام بُرائیوں کے پیچھے اُس کا ہاتھ ہے ہر شخص اُس کی باتوں میں آ کر لڑتا جھگڑتا ہے...... لیکن......؟

وہ خواہ کتنا بھی طاقتور ہو لیکن اللہ پاک کی مہربانی سے ایک سچے مسلمان سے زیادہ طاقتور نہیں ہو سکتا۔ جتنی اس کو اللہ پاک نے قوت دی ہے اُس سے کہیں زیادہ طاقت انسان کو بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔ یہ درست ہے کہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر والدین تک اپنی اولاد پر ظلم کرتے چلے جاتے ہیں تو باقی لوگوں کا کیا کہنا لیکن اس سے بچنے کے بھی اللہ پاک نے طریقے بتا دیئے ہیں خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ٥

(سورہ البقرہ: 168)

''اور شیطان کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے''

جو شخص اللہ پاک کو اپنا مددگار بنائے گا۔ قرآن پاک پر عمل کرے گا اور اُس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارے گا اور اللہ کی رسی (قرآن وسنت) کو مضبوطی سے پکڑے رہے گا۔ شیطان اُس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ شیطان صرف اُسی انسان پر حملہ کرتا

Marfat.com

ہے اور کامیاب ہوتا ہے جو ارادۃً کمزور ہو۔ یعنی جس کو اللہ پر بھروسہ ہو نہ اپنے اوپر یقین ہو۔ وہ بھی غصہ کی حالت میں فرائض اور تکلیف کی حالت میں صبر اور اللہ سے مدد مانگنا بھول جاتا ہے اور جب فراوانی آتی ہے تو بھی اللہ پاک کو یاد نہیں کرتا۔

بقول شاعر:

ظفر اس کو آدمی نہ جانیے گا چاہے جتنا بھی ہو صاحب ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

محبت' عزت اور خدمت یہ وہ گر ہیں جن کی وجہ سے انسان ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ اور کتنا ہی پتھر دل انسان ہی کیوں نہ ہو بالآخر اُس کا دل بھی نرم پڑ جاتا ہے ضرورت صرف صبر کی ہے اور یہ سچ ہے کہ دو لوگوں میں سے اگر ایک نہ لڑنا چاہے تو لڑائی نہیں ہوتی کوئی دوسرا کب تک اکیلا لڑ سکتا ہے۔ آخر کار خود ہی تھک جائے گا اور بعد میں پشیماں بھی ہو گا کہ یہ تو کچھ نہ بولا میں نے ہی زیادتی کر دی' محبت کے بارے میں امجد اسلام امجد نے کیا خوب کہا ہے۔

''محبت ایسا دریا ہے
کہ بارش روٹھ بھی جائے
تو پانی کم نہیں ہوتا''

Marfat.com

ایک بار حضور پاک ﷺ کا گزر ایک راستے سے ہوا تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے اور دوسرا شخص خاموش ہے آپ وہاں کھڑے ہو گئے دیکھتے رہے اور مسکراتے رہے۔ پہلا شخص بہت بُرا کہتا رہا اور گالیاں دیتا رہا لیکن دوسرا مسلسل خاموش رہا۔ حضور پاک مُسکراتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد دوسرے شخص نے بھی پہلے کا جواب اُسی کی زبان میں دے دیا آپؐ وہاں سے تشریف لے گئے۔ دوسرا شخص بہت حیران ہوا اور آپؐ کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ کیا وجہ تھی کہ میں خاموش تھا تو آپ وہاں موجود رہے اور جب میں نے بھی جواب دیا تو آپؐ چلے آئے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب تک تم خاموش رہے وہاں فرشتے موجود رہے اور تمہیں دعائیں دیتے رہے اور میں فرشتوں کو دیکھ کر مُسکراتا رہا لیکن جب تم نے جواب دیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آ گیا اور جہاں شیطان آ جائے وہاں میرا کیا کام۔ فرشتے چلے گئے میں بھی چلا آیا۔

غرضیکہ جب انسان صبر کرتا ہے تو اللہ پاک خوش ہوتے ہیں اور انسان کے درجات بلند فرماتے ہیں۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ فرمایا گیا ہے کہ "غور و فکر کرو"۔ جب تک ہم غور و فکر نہیں کریں گے ہر بات کو سوچیں گے سمجھیں گے نہیں تو کس طرح ہم بہتر انسان بن سکتے ہیں۔

کہتے ہیں نا کہ "آدمی پیدا ہوتا ہے لیکن انسان اپنی جدوجہد سے بنتا ہے"۔

Marfat.com

انسان

اس دنیا میں ہر طرح کے انسان موجود ہیں۔ عام طور پر انسان تین قسم کے ہوتے ہیں۔

1 وہ انسان جن سے محبت کی جاتی ہے

2 وہ جن کی عزت کی جاتی ہے

3 جن کو کسی مصلحت یا مجبوری میں برداشت کیا جاتا ہے

اس دنیا میں انسان محبت کا سفیر بن کر آیا ہے۔ اللہ پاک نے حضور ﷺ کی محبت میں کائنات کی تخلیق کی۔ اللہ کی محبت' رسول ﷺ کی محبت' والدین کی محبت' اولاد کی محبت'

Marfat.com

غرضیکہ پوری کائنات ہی محبت کے گرد گھوم رہی ہے۔

اس کے بعد انسان کی وہ قسم جن سے محبت کی جاتی ہے بعض اوقات اُن کا محبت کے قابل ہونا بھی کوئی خاص ضروری نہیں ہے کیونکہ انسان کو کسی بھی شخص سے محبت ہو سکتی ہے خواہ وہ اس محبت کا حقدار ہو یا نہ بھی ہو۔ پس مقصود یہ ہے کہ وہ محبت خالص ہونی چاہیے۔ بے غرض ہونی چاہیے کیونکہ فی الوقت پُر خلوص اور بے غرض محبت اور دوستی کی بہت قلت ہے۔

اب تو خلوص بھی ہے فقط مصلحت کا نام
بے لوث دوستی کے زمانے گزر گئے

آج کل کوئی بھی شخص بغیر کسی مفاد کے کسی سے محبت کا دعویدار نہیں ہوتا جبکہ محبت کبھی بھی مشروط (Conditional) نہیں ہوتی کہ تم میری فلاں بات مانو تو مجھے تم سے محبت ہے ورنہ نہیں۔

محبت کو ہمیشہ پاک' مقدس اور بے غرض ہونا چاہیے کیونکہ یہی محبت ہے ورنہ صرف ڈھونگ اور بناوٹ کہلائے گی اور جو لوگ سچی محبت کی قدر نہیں کرتے وہ ہمیشہ ایسے لوگوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں جو مخلص ہوتے ہیں۔

اور یہ محبت کا ہی جذبہ ہے جو انسان کو دونوں جہانوں میں کامیابی نصیب کرتا ہے۔ کہتے ہیں۔

Marfat.com

"Love is the only weapon to success the world"

ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں بڑوں سے عزت اور بچوں سے محبت کریں اور دل کو تنگ کرنے کی بجائے وسعت پیدا کریں علامہ اقبال کا بھی یہی پیغام ہے۔

''اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا''

کتنی بڑی حقیقت ہے کہ واقعی ''نئی بنیادیں وہی لوگ بھر سکتے ہیں جو اس راز سے واقف ہوں کہ پرانی کیوں بیٹھ گئیں''

جن لوگوں کی عزت کی جاتی ہے وہ ان سے کہیں عظیم ہوتے ہیں جن سے محبت کی جاتی ہے کیونکہ محبت کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کسی سے بھی محبت ہو سکتی ہے جبکہ عزت صرف اس شخص کی کی جاتی ہے جو عزت کے قابل ہو۔اور عزت کے قابل وہی ہوتے ہیں جنھوں نے ایک وقت' عمر اور تجربے کے ذریعے اپنے اعمال' اخلاق اور کردار سے اپنا مقام بنایا ہو پھر وہی کامیاب ہوتے ہیں اور عزت کے قابل سمجھ کر عزت کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

بات کردار کی ہوتی ہے وگرنہ عارف
قد میں انسان سے سایہ بھی بڑا ہوتا ہے

ہماری اولاد ٔ ہماری دولت ٔ ہماری صحت ٔ ہماری نمازیں روزے ٔ عبادات اور ہر چیز جو کہ ہمارے پاس ہے وہ سب ہمارے اپنے فائدے کے لئے ہے جو یا تو ہمیں اس دنیا میں فائدہ پہنچائے گی یا پھر اُس دنیا میں اور دونوں جہانوں میں فائدہ پہنچائے گی۔ ہم نے کسی کو کچھ نہیں دینا۔ کوئی کسی کو نہ چاہتے ہوئے کچھ بھی نہیں دیتا۔ ہاں اگر دنیا چاہے تو دے بھی سکتا ہے۔

اگر انسان صرف اور صرف زبان سے بھی کسی کے ساتھ اچھا نہیں بول سکتا تو پھر ہمارے پاس دوسروں کے لئے کیا رہ گیا آج کل تو وہ دور جا رہا ہے کہ اول تو کسی کو کچھ نہیں دیتے دوم زبان سے بھی چند اچھے جملے اور الفاظ کہنے کی بھی کنجوسی کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سے کوئی خوش ہو جاتا ہے۔ اتنی کنجوسی کس لئے کرتے ہیں۔

جبکہ ہم جانتے ہیں کہ:

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

Marfat.com

جب انسان دوسروں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اُن سے پیار کرے گا۔ اُن کی عزت کرے گا تو زمانہ اس کی عزت کرے گا اور انسان اچھے تو بہت ہوتے ہیں مگر عظیم انسان بہت کم ہوتے ہیں۔ اور جو عقلمند ہوتے ہیں وہ دوسروں کی غلطیاں نہیں دُہراتے۔ یہ سچ ہے کہ تلوار کا گھاؤ تو بھر جاتا ہے مگر زبان سے لگا زخم کبھی نہیں بھرتا۔ اگر ہم اپنی زبان سے کسی کو کوئی خوشی نہیں دے سکتے تو کم از کم کسی کو ایسی بات نہ کہیں کہ اس کی دل آزاری ہو۔ اس سے اس کی اپنی ذلت ہے۔ اور بعد میں انسان پشیمان ہو اپنی زبان پر پورا کنٹرول ہونا چاہیے ورنہ بعد میں سوائے پشیمانی کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور صرف یہی کہتا ہے۔

منہ سے نکلی بات کی تلخی کا اندازہ نہ تھا
کاش واپس کوئی میرے تیر کا رُخ موڑ دے

یہ اونچ نیچ کی تفریق تو اللہ پاک نے مصلحتاً کی ہے لیکن اللہ پاک تو اپنے ہر بندے سے بے انتہا پیار کرتا ہے اپنے آپ کو ہمیشہ ایسے کام سے بچانا چاہیے جس سے ہماری عزت میں کمی ہو یا لوگوں کی نظروں میں گر جائیں کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ عزت بنانے میں تو ایک عرصہ لگتا ہے اس کو برباد کرنے میں چند لمحے صرف ہوتے ہیں۔

اگر لوگ آپ کی دل سے عزت کرتے ہیں تو یہ سمجھ لیں کہ آپ ان سے کہیں

Marfat.com

زیادہ خوش قسمت ہیں جن سے محبت کی جاتی ہے۔ اپنا کام کرتے رہیں۔ لوگوں سے داد وصول نہ بھی ہو تو آپ کا ضمیر مطمئن ہونا چاہیے کہ آپ نے کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی، کسی کی دل آزاری نہیں کی اور سب کے لئے خلوص نیت سے کام کیا ہے۔ اسی لئے ہمیشہ اپنے رتبے، مقام اور حیثیت کے مطابق بات کریں تاکہ آپ کی کوئی بات بھی کسی کی دل آزاری اور خود آپ کو Degrade نہ کر دے۔

اب ذرا جائزہ لیتے ہیں کہ کہیں ہمارا شمار تیسری قسم کے لوگوں میں تو نہیں ہوتا......؟

انسان کا سب سے بڑا نقاد وہ خود ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ہم نے اپنے آپ کو اپنے اوپر تنقید کا حق دیا ہوا ہو۔ اور ہمیں عادت ہو کہ لوگ ہمیں کچھ کہیں اس سے پہلے ہم اپنا مواخذہ خود کر لیں۔ اپنے آپ کو اُن لوگوں کی فہرست میں سے نکالنے کا سب سے آسان نسخہ ہماری زبان ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

"جسم کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست ہو گا تو تمام جسم درست ہو جائے گا اور اس کے بگڑنے پر تمام جسم بگڑ جائے گا"

صرف اچھے اخلاق ہی ایسے ہیں کہ جن کے ذریعے ہم لوگوں کے دلوں میں جگہ بنا سکتے ہیں۔ لوگوں سے نفرت نہ کریں یہ سوچ کر کہ پتا نہیں کس دل میں خدا رہتا ہو اور کون اللہ پاک کا محبوب بندہ ہو۔ ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے کہ بددعا سے بچیں۔ کہتے ہیں کہ اللہ

Marfat.com

پاک اپنے حقوق اگر چاہے تو معاف فرما دے گا لیکن بندوں کے حقوق اُسی وقت معاف ہوں گے جب تک بندے خود معاف نہ کریں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دراصل ہے مخلوق کی خدمت ہی عبادت
اللہ تو کسی چیز کا محتاج نہیں ہے

یہ زندگی ہمیں صرف اور صرف ایک بار ملی ہے اور جتنا مرضی جی لیں بالآخر موت ہے۔ ایک زندگی قائداعظم محمد علی جناحؒ کو ملی تھی اور ایک ہی زندگی فرعون کو بھی ملی تھی۔ تو ہم کیوں اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں کیوں نہ ہم ایسے بن کر جیئیں کہ زندگی میں بھی لوگ ہماری عزت کریں ہم سے محبت کریں نہ کہ ہمیں برداشت ہی کئے جائیں اور مرنے کے بعد بھی ہمارا نام اچھے لفظوں میں نہ لیا جائے۔ قائداعظم کے پاس کیا نہ تھا جسے حاصل کرنے کے لئے انہوں نے سخت محنت کرنی تھی صرف اور صرف اپنے لوگوں سے محبت اور ان کی آزادی کے لئے کوشاں رہے اور مر کے بھی امر ہو گئے جب تک پاکستان قائم ہے (اللہ پاک اسے رہتی دنیا تک قائم رکھے) قائداعظمؒ کو کوئی نہ بھولے گا۔ جبکہ فرعون کو موت کے بعد نشان عبرت بن کر رہنا ہے قیامت تک لوگ اُس کا نام لے کر عبرت ہی پکڑیں گے۔ ہمیں صرف اور صرف اپنی اصلاح کرنی ہے جو کہ اگر ہم چاہیں تو بخوبی کر سکتے ہیں۔ اپنی بُرائیاں تلاش کر کے انہیں ختم کرنا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کا محبوب اور معتبر شخص بنانا ہے۔

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے۔

بات تب بگڑتی ہے' جب چیزوں سے پیار کیا جائے

اور لوگوں کو استعمال کیا جائے''

اگر آج کے دور میں انسان میں چیزوں کی محبت ختم ہو جائے تو بتایئے کہ پھر فساد کی کوئی وجہ رہ جائے گی......؟ لیکن ہر شخص ہی چیزوں کے پیچھے بھاگ رہا ہے اس مادی زندگی میں کوئی یہ نہیں سوچتا کہ اس دنیا سے آج تک کوئی بھی کچھ لے کر نہیں گیا۔ جس طرح انسان اس دنیا میں خالی ہاتھ آیا ہے بالکل ویسے ہی خالی ہاتھ ہی واپس جائے گا۔ خواہ کتنا ہی کچھ جمع کر لے لیکن صرف اور صرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے اور ساتھ جائیں گے۔ تو پھر کیوں ہوس کی جائے اور کیوں نہ حقدار کو اس کا حق بنا مانگے دے دیا جائے اور کسی بھی دوسرے کی جان' مال پر نظر نہ رکھی جائے کہ ویسے بھی وہ ہم پر حرام ہے۔

ہمیں کوئی بھی کام صرف اور صرف اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے۔ دکھاوے یا لوگوں میں نمائش کے لئے نہیں۔ اعتکاف میں بیٹھیں' عمرے پہ جائیں یا حج مبارک کی سعادت حاصل کریں۔ اعتکاف میں بیٹھنا مشکل ہے۔ عمرے پہ جانا اور عمرہ ادا کرنا اور مشکل ہے۔ اور حج پر جانا بھی بہت مشکل ہے لیکن ان سب کو نبھانا اور ان کے تقاضے پورا کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔

Marfat.com

یعنی خالصتاً اللہ پاک کی رضا مقصود ہو' دل اور ذہن برائیوں سے پاک ہوں۔ لوگوں کی عزت اور محبت دل میں موجود ہو۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے آگاہی اور ادا کرنے کا شوق اور ہمت موجود ہو۔ جو بعد میں قائم رہے۔ اللہ پاک اس سے پیار کرتے ہیں جو اس کی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

دکھاوے کی نمازیں' روزے حج اور کوئی عبادت کچھ بھی قبول نہ ہو گا سوائے ان کے جو صرف اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی خاطر کی جائیں۔ کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ نیک نیتی سے کیا گیا عمل ہی اللہ پاک قبول فرماتے ہیں۔ اگر ہم ساری زندگی صرف ایک نعمت کا ہی شکر ادا کرتے رہیں تو وہ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ لوگوں میں پیار بانٹیں گے تو ہی ہمیں بھی پیار ملے گا عزت ملے گی اور اللہ پاک بھی ہم سے محبت کریں گے۔

Marfat.com

شادی مبارک

ارے بھئی فلاں کے ہاں سے شادی کارڈ آیا ہے ہم سب کو بُلایا ہے تینوں دن یعنی مہندی' بارات اور ولیمہ تینوں دنوں کی دعوت ہے۔ یہ بات بیگم سے سن کر میاں نے قدرے حیرت سے کہا کہ ''اچھا کمال ہے تین دن کی دعوت آئی ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ وہ تو شاید بلائیں ہی نہیں کیونکہ وہ تو کافی غریب لوگ ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ انہوں نے سارے گھر کو تینوں دنوں کی دعوت دے دی۔

جب مہندی پر یہ خاندان جو لگ بھگ چھ افراد پر مشتمل تھا پہنچا تو جو وقت کارڈ پر لکھا ہوا تھا ابھی وہاں تیاریاں ہی ہو رہی تھیں۔ گھر کی عورتیں کیا تیار ہوتیں' مرد حضرات ہی

Marfat.com

آرام سے کام کاج میں لگے ہوئے تھے۔ خدا خدا کر کے سب تیار ہوئے اور وقت مقررہ سے کوئی چار گھنٹے لیٹ لڑکی والوں کے گھر پہنچے۔

بہت بڑا اہتمام کیا تھا انہوں نے جدید طرز کے ٹینٹ لگے تھے اور جو لوگ مہندی لے کر گئے تھے ان کے ساتھ کوئی دو سو کے قریب افراد تھے ساتھ ساتھ ڈھول والے پیلے کپڑوں میں ملبوس بھی چند لوگ تھے۔ بہت ہی زبردست دل دہلا دینے والے ساز کے ساتھ ناچتے گاتے اور مووی بنواتے ٹینٹ میں پہنچے اور تھوڑی دیر کے بعد دلہن آئی اور مہندی کی رسم ادا کی گئی۔ اور بہت دیر کے بعد رات کا کھانا چُنا گیا۔ جس میں بھی قناعت پسندی کہیں دکھائی نہیں دی اور لوگوں کا تو ایسے وقت حال ہی دیکھنے والا تھا۔ جو انتظار انہوں نے کھانا کھانے کے لئے کیا تھا اس کا سارا غصہ بھی لگتا تھا کھانے پر ہی نکالا جا رہا ہے۔ خوب کھایا اور اس سے کہیں زیادہ ضائع کیا بالکل ایسا لگتا تھا جیسے کہ:

''لوگ یا تو پہلی مرتبہ یا پھر آخری مرتبہ کھانا کھا رہے ہیں''

گویا کہ کمال ہی کر دیا لوگوں نے یہاں تو کوئی غیر نہیں ہے جسے مہندی کی تقریب میں بلایا اور ساتھ لے جایا جاتا یہاں تو سب اپنے قریبی رشتہ دار یا عزیز دوست اور چند پیارے پڑوسی ہیں۔ جن سے ہماری دوستی ہے رشتہ داری ہے وہی دشمنی کیسے کر سکتے ہیں کہ جتنا وہ کھاتے نہیں ہیں اس سے کئی گنا ضائع کر دیتے ہیں کیا یہی دوستی ہے......؟

رات کے کوئی تین چار بجے واپسی ہوئی۔ باقی فنکشن تو ابھی باقی ہے صرف

Marfat.com

مہندی نے ہی کمر ہلا کے رکھ دی۔ کہیں ٹھنڈا برف جیسا پانی پیا گیا کہیں گھی میں پکائے گئے کھانے کھائے گئے کسی وقت بوتل پی لی اور تھوڑی ہی دیر میں گلابی چائے۔

مت پوچھیے پورا گھر کیسے ذہنی اور جسمانی انتشار کا شکار ہوا تھوڑی دیر کو سونے کے لئے لیٹے کہ میاں نے بی وی (بیوی) کو بتایا کہ دولہن کا باپ رکشہ چلاتا ہے اور یہ بات سن کر بیوی کی چیخ ہی نکلنے والی تھی کہ اتنی محنت سے کمائی جانے والی دولت کو کس بے دردی سے لٹایا جا رہا تھا۔

یہ ایک شادی کی ایک مہندی کا حال نہیں ہے بلکہ ہمارے معاشرے کا زیادہ تر طبقہ انہی حالات سے گزر رہا ہے۔ کہ ایک شادی کرنے کے لئے کس قدر جتن کئے جاتے ہیں یا تو قرض لیا جاتا ہے اور یا پھر مہینوں اور برسوں کمیٹیوں کو چلایا جاتا ہے جو اپنی خون پسینے کی کمائی جوڑ جوڑ کر ایک ہی شادی پر اس بے دردی سے لٹا دی جاتی ہے کہ حیرت ہے۔

"Easy come easy go"

تو سنا تھا مگر اتنی محنت اور دن رات کی مشقت کے پیسے جو جان ہتھیلی پر رکھ کر کمائے جاتے ہیں وہ بھی کیا اس طرح لٹائے جا سکتے ہیں......؟ اور جبکہ ابھی باقی بچے بھی ہیں اور ان کی تعلیم تربیت پرورش اور پھر شادی بیاہ پر بھی خرچہ کرنا ہے۔

اب ذرا ایک لمحے کو سوچیے تو سہی کہ کیا یہ مہندی کی رسم اسلام جیسے پیارے اور

Marfat.com

سیدھے مذہب میں ہے......؟ کیا ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے اپنی پیاری بیٹیوں کی شادی اسی طرح کی تھی؟

صرف اور صرف ایک جملے کی خاطر کہ ''لوگ کیا کہیں گے'' انسان اپنے آپ تک کو بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ بیچنا ہی ہوا کہ انسان قرض پکڑ پکڑ کر اور کمیٹیاں ادا کر کے شادی کرے اور سالہا سال تک قرض کے بوجھ تلے دبا رہے۔

مہندی کی رسم رواج بن گئی ہے جبکہ یہ کلیتاً ہندوآنہ رسم ہے مہندی ناچ کر لے کر جانا' آتش بازی کرنا اور پٹاخے بجانا' مووی بنوانا یہ کون سے اسلام میں ہے۔ جبکہ حالت یہ ہے کہ یہ ہندوانہ رسم نہ صرف ہمارے پیارے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام ہوگئی ہے بلکہ نکاح اور ولیمہ سے زیادہ خرچہ اس رسم پر ہونے لگا ہے۔ اور اس کی عادت ایسے بن گئی ہے کہ مہندی کے بنا شادی ویران سی دکھائی دیتی ہے۔

اب ذرا سنیں شادی کا حال بارات حسب روایت اُسی طرح تین گھنٹے سے زیادہ لیٹ ہو کر شادی ہال میں پہنچی۔ خوب دھوم دھڑ کا ہوا' دل بھر کر بھنگڑے ڈالے گئے اور مووی میکر کے سامنے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے بالآخر دولہا صاحب نشت یعنی سٹیج تک پہنچ گئے۔ دلہن ابھی نہیں آئی تھی کیونکہ بیوٹی پارلر گئی ہوئی تھی۔ دولہن تو گئی ہی ہوئی تھی بیوٹی پارلر اور بھی گھر کی کئی عورتیں جو ماشاء اللہ بال بچے دار تھیں معلوم ہوا کہ پارلر تیار ہونے گئی ہوئی ہیں اور اچھی خاصی عمروں کی خواتین جب پارلر سے آئیں تو عجیب نظارے پیش کر

Marfat.com

رہی تھیں عورت جو حیا اور شرم کا مجسمہ ہوتی تھی سرتاپا بے حیائی اور بے باکی کا نمونہ نظر آ رہی تھیں۔ بالآخر کافی دیر تک انتظار کے بعد دولہن صاحبہ بھی پارلر سے آ گئیں اور شادی ہال کے ایک کمرے (ڈریسنگ روم) میں بٹھائی گئیں جہاں پہلے ان کا فوٹو سیشن اور مووی کا مرحلہ پورا کیا گیا۔ پھر نکاح ہوا اور وہ بھی سٹیج پر دولہا کے ہمراہ بٹھا دی گئیں۔ ''بہت ہی پیاری لگ رہی ہے دلہن' لوگوں نے دیکھتے ہی کہنا شروع کر دیا۔ تو دلہن کی ماں نے بڑے فخر سے ایک بڑے سے بیوٹی پارلر کا نام بتایا کہ وہاں سے تیار کروایا ہے۔ ایک دن کی تیاری کے پارلر والوں نے رعایت کر کے پندرہ ہزار روپے لئے ہیں''۔

حالانکہ دلہن کے والد صاحب رکشہ چلاتے تھے۔ سردی کی سرد راتوں میں' گرمیوں کی چلچلاتی دھوپوں میں' بخار میں صحت کی خرابی کے ساتھ ساتھ اور ٹریفک کے شور میں وہ شخص جان ہتھیلی پر رکھ کر دن رات محنت کرتا تھا اور پیسہ پیسہ جوڑ کر آج اس قابل ہوا تھا کہ اپنی بچی کی شادی کر دے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو سارے اخراجات نکالنے کے لئے اتنی جان مار رہا ہے اور پورے گھر کو بمشکل چلا رہا ہے۔ اس کے گھر والوں نے اور خود اس نے بھی کیسے ایک دن کے میک اپ کے پندرہ ہزار روپے پارلر والوں کو دے دیئے۔ یہ وہ ظلم ہے جو کوئی اور اس پر نہیں کر رہا بلکہ اس نے خود اپنے آپ پر کیا ہے۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ جس بچی کو کبھی کسی نے ننگے سر نہ دیکھا تھا نہ ہی وہ ذرا سا میک اپ کر کے کبھی باہر گئی تھی آج اس کو فل میک اپ' اور برائے نام دوپٹے میں پہلے

Marfat.com

کتنے ہی مووی میکرز نے دیکھا اور جو سارے دوست احباب رشتہ داروں نے بھی دیکھا وہ الگ۔ آج کہاں چلی گئی غیرت اس باپ کی جس کی بچی پر اگر اس کی سہیلی کے بھائی کی نظر پڑ گئی تھی تو کتنے ہی دن وہ اپنی بیٹی سے ناراض رہا تھا اور اب کیسے چپ چاپ سب کچھ اپنے سامنے ہوتا دیکھ رہا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ پنجم) کے بچوں کو عید کے لئے نئے کپڑوں کی ضرورت تھی افسردہ ہو کر والد سے کہا آپ سے برداشت نہ ہوا۔ اور بیت المال کے خزانچی کے پاس گئے اور کہا کہ ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی دے دیں۔ انہوں نے دے دی اور پوچھا "کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ ایک ماہ تک زندہ رہ لیں گے؟" حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فوراً رقم واپس کر دی' اللہ سے توبہ کی اور بچوں کو سمجھایا کہ پرانے کپڑے ہی دھو کر پہن لیں اور انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرما دیا تھا کہ میں اپنے بچوں کو ترکہ میں کچھ نہیں دوں گا کیونکہ اگر یہ نیک اور اچھے ہونگے تو خدا انہیں خود نواز دے گا اور اگر یہ بُرے ہوں گے تو مجھے بُروں کو کچھ نہیں دینا۔

جب خلیفہ وقت اپنے بچوں کی خوشی کے لئے نئے کپڑے تک نہیں بنا سکتے تھے حالانکہ وہ کیا کیا نہیں کر سکتے تھے ان کی خوشی کے لئے تو آج لوگوں کی جھوٹی خوشی اور دکھاوے کے لئے ہم اپنے اوپر کیوں ظلم کرتے ہیں۔ اور یہ اضافی رسمیں جو مسلمانوں کی نہیں ہیں ان کو کیوں اتنا معاشرے میں پھیلا دیا ہے۔ جیسے مہندی کی رسم ناسور بن گئی ہے

Marfat.com

اور شادی سے زیادہ اہتمام اور اخراجات اس رسم پر ہوتے ہیں۔

کیا ہمارے پیارے رسول ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی ایسے ہی کی تھی......؟ یقیناً نہیں

ظلم اور افسوس کی بات یہ ہے کہ جو بے جا خرچ کر سکتے ہیں وہ تو کرتے ہی ہیں مگر جو بے چارے خرچ نہیں کر سکتے وہ بھی دیکھا دیکھی جان مار مار کر پیسہ جوڑ کے یا ادھار لے کر لٹا رہے ہیں کبھی ہم نے شادی میں سے صرف مہندی کی رسم کو نکال کر حساب لگایا کہ خرچہ کتنا کم ہو سکتا ہے......؟

اگر نہیں لگایا تو اب لگالیں کیونکہ جو ہو گیا اسے تو کوئی بھی نہیں مٹا سکتا مگر آج سے ابھی سے اس غیر مسلم رسم (مہندی) سے جان چھڑانے کا عہد اور ارادہ تو کر سکتے ہیں' کیونکہ حضور پاکؐ نے فرمایا تھا۔

"کہ کبھی کسی اچھے کام کو کرنے میں یہ نہ سوچو کہ دیر ہو گئی ہے"

ہمارا دین اسلام تو عورت کو عزت دیتا ہے اور بے پردگی سے منع فرماتا ہے۔ اسراف کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ تو پھر کیا ایسی "شادیاں" ہم مسلمانوں کو زیب دیتی ہیں......؟ جب مسلمان ہی اسلام کی باتوں پر اور مثالوں پر عمل نہیں کریں گے تو پھر کیا غیر مسلم مانیں گے......؟

صرف اور صرف لوگوں کی داد وصول کرنے کے لئے اور دکھاوے کے لئے اتنی

Marfat.com

وقت کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ شادیاں انتہائی آسان اور سادگی سے بھی ہو سکتی ہیں۔ سب سے ضروری بات ہے وقت کی پابندی۔ جو کہ ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ جو کام ہم تین گھنٹے لیٹ شروع کرتے ہیں وہ تین گھنٹے پہلے شروع کریں تو کتنا ہی اچھا ہو اور ''شادی'' جس کا مطلب ہے خوشی وہ خوشی ہی رہے نہ کہ تکلیف اور بیماری بن جائے۔

یہ تو دو دنوں کا حال ہے ہمارے ہاں تو شادی بھی لمبی ہی ہوتی جاتی ہے پھر ولیمہ اور اس کے بعد بھی آنا جانا اور اخراجات اور دکھاوا ہوتا رہتا ہے۔

ہم سب کو کچھ نہیں کہہ سکتے بات وہیں آ جاتی ہے کہ اگر صرف ہم اپنے آپ کو بدل لیں تو بتایئے کیا سارا زمانہ نہیں بدل جائے گا؟ ہم صرف اپنی ذمہ داری لے لیں کہ:

میں نے وقت کی پابندی کرنی ہے

میں نے وقت پر اپنا کام کرنا ہے

میں نے فضول رسمیں نہیں کرنی

میں نے فضول خرچی اور کنجوسی نہیں کرنی بلکہ میانہ روی اختیار کرنی ہے۔

میں نے اپنی یا اپنے گھر والوں کی بے پردگی نہیں ہونے دینی۔

میں نے اپنی پلیٹ میں اتنا ہی کھانا لینا ہے جتنا آسانی سے کھا سکوں۔

میں نے اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

تو بتایئے کتنے لوگ بدل جائیں گے یقیناً اس کا اثر پورے معاشرے پر ہوگا۔

جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ صاف صاف بیان فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُ وا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ٥

(سورہ الرعد)

''اللہ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت کو جب تک وہ
نہ بدلیں جوان کے جیوں (نفس) میں ہے''

آج جب میں اپنے آپ کو بدلنے میں کامیاب ہو جاؤں تو کیا اللہ پاک ہمیں نہیں بدلے گا۔ اور جبکہ انہی کی راہنمائی کی جاتی ہے جو مدد کا طالب ہو۔ جب تک ہم قرآن پاک کو نہیں پڑھیں گے اس پر عمل کس طرح کر سکتے ہیں ہم نے اپنی برائیوں کو تلاش کر کے خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی ہے کیونکہ:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عقلمند اپنی غلطیوں کو خود دیکھتا ہے دنیا نہیں دیکھتی جبکہ بے وقوف اپنی غلطیوں کو

Marfat.com

نہیں دیکھتا بلکہ دنیا دیکھتی ہے تو کتنا ہی اچھا ہو کہ ہم خود اپنا احتساب کریں اور قرآن پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرنے لگیں نہ بے جا اڑائیں
اور نہ تنگی کریں اور رہیں اس کے بیچ میں (نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم)

جی ہاں سب سے بڑی فتح اپنے آپ کو فتح کرنا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا ہے کہ چھوٹے چھوٹے اخراجات کا بھی خیال رکھنا ہے کیونکہ چھوٹے سوراخ بڑے جہاز کو ڈبو دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنے احکامات پر چلنے کی توفیق دے کیونکہ اسی میں ہماری بھلائی ہے اور دونوں جہانوں کی کامیابی بھی۔

Marfat.com

بے حسی......؟

جب لوگ ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے ہیں' اونچی اونچی آواز سے ٹیپ یا ڈیک پر بے ہودہ شاعری والے گانے سنتے ہیں یا اسلام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناچ گانا کرتے ہیں تو ایک ہی بات ذہن میں آ رہی ہوتی ہے کہ تین سال پہلے آزاد کشمیر سرحد اور پنجاب میں زبردست زلزلہ آیا۔ ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ جبکہ ہزاروں اور لاکھوں لوگ بے گھر' معذور اور بے یار و مددگار ہو گئے کہ تین سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہاں کے حالات وہی جان سکتے ہیں جو وہاں ہیں۔ نہ ان کا کوئی والی وارث ہے نہ

Marfat.com

ہی کوئی آسرا۔بس زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ جو معذور ہو گئے ہیں ان کی حالت قابل رحم اور قابل عبرت بھی ہے۔اس کے بعد دیکھیے کہ تین سال بعد اکتوبر کے ہی مہینے میں بلوچستان میں پھر تقریباً ویسا ہی زلزلہ آیا اور زندگی تو ہمیشہ سے ہی غیر یقینی تھی مگر اب تو حالات بے حد دگرگوں ہو گئے ہیں۔ بلوچستان میں زندگی تہس نہس ہو کر رہ گئی ہے۔اس پر کہیں بم دھماکے ہو رہے ہیں تو کہیں زلزلے' کبھی ایکسیڈنٹ تو کبھی قتل و غارت گری۔

اس پر بے حسی دیکھیے کہ ہم اپنی زندگی میں اس طرح مگن ہیں کہ دھوم دھڑکا' ناچ گانا' آتش بازی اور فائرنگ کوئی بھی چیز چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ایک لمحے کو بھی ہماری آنکھ پُرنم نہیں ہوتی۔صرف ایک بار خبر سنتے ہیں دیکھتے ہیں اور اگلے ہی لمحے بھول کر اپنی خوشیوں میں مگن ہو جاتے ہیں۔کبھی یہ نہیں سوچتے کہ وہ بھی تو ہمارے جیسے ہی انسان تھے ہمارے بھائی تھے جو مر گئے' معذور ہو گئے اور بے گھر ہو گئے اور بے یار و مددگار ہو گئے ہیں۔

جبکہ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

''بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں''

تو سوچیے بھلا ہم کیسے بھائی ہیں کہ کہیں تو بے سروسامانی کی حالت ہے اور کہیں

Marfat.com

ڈھول کی تال پہ ایسے بھنگڑے ڈالے جا رہے ہیں جیسے پوری دنیا میں کوئی بھی غم نہ ہو۔

جبکہ:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو دلی کا ہر اک پیر و جواں بے تاب ہو جائے

اگر ہم یہ سوچ لیں کہ خدانخواستہ وہ ہم بھی ہو سکتے تھے جن کے پیارے ان کے سامنے تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہیں۔ جو لکھ پتی سے ایک لمحے میں ککھ پتی بن جاتے ہیں اور یا یہ کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاتے ہیں۔ کوئی ایک گناہ' کوئی ایک بُری رسم یا کوئی ایک غلط اور فضول کام ہی اپنے پیاروں کی خاطر اور اپنے بھائیوں کی خاطر نہیں چھوڑ سکتے......؟

جبکہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک چھوٹا سا گناہ بھی
چھوڑ دیا تو یہ ایک لاکھ تہجد کے نوافل سے بہتر ہے"

ہمارے سامنے ہر وقت یہ ہونا چاہیے کہ اللہ پاک ہمیں دیکھ رہے ہیں اور انہی کی رضا ہمیں مطلوب ہے۔ تو ہمارے اعمال خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے اور جو اللہ پاک کے فرمان پر عمل کرتا ہے وہ اس کے لئے زندگی کو آسان بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ارے سُنا آپ نے پڑوس میں فلاں صاحب آج انتقال کر گئے ہیں جنازہ شام کو ہے آج آپ دفتر سے جلدی آ جایئے گا'' خاتون نے فون پر شوہر سے بات کی اور شام کو پڑوس میں سب جنازے کے وقت موجود تھے۔ سب لوگ زاروقطار رو رہے تھے۔ بیوہ بے چاری کا تو حال ہی برا تھا۔ گھر کا واحد کفیل اللہ کو پیارا ہو گیا تھا۔ چند ماہ سے بیمار تھا۔ اسی وجہ سے روزگار میں بھی حرج ہو رہا تھا۔ تقریباً دو ماہ کی علالت رہی۔ ہسپتال میں بھی داخل رہے۔ لیکن چند ہفتوں کے بعد ڈاکٹروں نے یہ کہہ کر گھر بھجوا دیا کہ اصل وجہ بیماری، کمزوری اور کام کی زیادتی ہے آرام کریں اور خوراک پر توجہ دیں۔ انشاء اللہ بہتر ہو جائیں

Marfat.com

گے۔

لیکن یہ کیا انتہائی کمزوری کی وجہ سے تو چند دن آرام کیا یا یوں کہیے کہ نقاہت کی وجہ سے دفتر جا ہی نہ سکے۔ بستر پر پڑے رہے۔ لیکن وہ بھی سہی تھے خوراک کس طرح بہتر کرتے۔ اللہ کے فضل سے ایک چھوٹا سا اپنا گھر تھا تو سر چھپائے بیٹھے رہے۔ جو سالن روٹی سب کھاتے وہی بے چارے بیمار بھی کھا لیتے تھے۔ پھل' مرغی' دودھ وغیرہ کیا آتے دانہ پانی بمشکل چل رہا تھا وہی کافی تھا۔

پچھلی رات طبیعت زیادہ خراب ہوگئی کہ ہسپتال تک جانے کی فرصت نہ مل سکی اور تقریباً دو تین ماہ کی علالت بعد کل رات اچانک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بیوہ اور پانچ بچے روتے تڑپتے رہ گئے۔

جنازے سے واپس آ کر کھانا تقسیم ہوا جو پہلے وقتوں میں صرف دُور دراز سے آنے والے رشتہ داروں کے لئے ہوتا تھا۔ اب تو عالم یہ تھا کہ ساتھ والے پڑوسی تک پوری فیملی سمیت وہیں پر موجود تھے۔ ایک جم غفیر تھا جسے کہا جا رہا تھا ''کہ بھئی روٹی کھا کر جانا'' تمام خواتین وحضرات اور بچے تک دیگوں کی چکن بریانی کھا کھا کر واپس گئے۔ لوگوں کو بٹھانے کے لئے دریاں' پردے کے لئے قناتیں اور کھانا کھانے کے لئے برتن پانی گلاس وغیرہ واللہ عالم کس کے خرچے پر ہوا۔ جاتے ہوئے لوگوں کو دوسرے دن ''رسم قل'' کی دعوت دے دی گئی تھی۔

Marfat.com

بس پھر کیا تھا اگلے روز پھر بڑے زبردست اہتمام کے ساتھ ٹینٹ لگے' دریاں بچھیں اور ایک بار پھر لوگوں کا ہجوم جمع ہوا کچھ پارے پڑھتے ہوئے باتیں کر رہے تھے اور باقی لوگ گٹھلیاں پڑھتے ہوئے حالات حاضرہ پر گفتگو کرتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد رسمی دعا کے بعد پھلوں کی بھرمار ہوئی۔ کئی موسمی پھل موجود تھے۔ خوب پیٹ بھر کر سب نے پھل کھائے کہ پھر دیگوں کے منہ کُھل گئے سب نے نہ صرف پیٹ بھر کر کھایا بلکہ بہت سے تو ہمراہ بھی لے گئے اب خواتین میں کچھ عورتیں بیوہ کو مشورہ دے رہی تھیں کہ روزانہ روٹی ضرور کھلانی ہے چالیس دن تک کسی کو اور ہر جمعرات ضرورت کرنی ہے وقت بتا دو کب آیا کریں۔

یوں وہ بے چاری جس کا شوہر کمزوری اور تنگدستی کی وجہ سے چل بسا جس اکیلے کو دو ماہ بھی بہتر کھانا اور چند پھل نہ کھلا سکی وہ اب چالیسویں تک سینکڑوں لوگوں کی روٹی کا بندوبست کرے گی اور رسم قل' ہر جمعرات' دسویں اور چالیسویں پر خوب پھل بھی منگائے گی اور کھانے بھی ورنہ......

بہر حال بہت سمجھانے پر اس بیوہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور بولی کہ سسرال والے کہہ رہے ہیں کہ ہمارا بھائی کما کما کر مر گیا اور یہ اس کی روح کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ یہ سب کچھ تو کرنا ہی پڑے گا بلکہ سب بزرگ مردوں (ماں باپ شوہر' دادا) کی روحوں کے ثواب کے لئے نئے جوڑے' جائے نماز' ٹوپی وغیرہ بھی خرید کر کسی کو دیتے ہیں

Marfat.com

تا کہ مرحوم کی روح خوش ہو اور اسے ثواب پہنچے۔

اب سوچنے کا مقام یہ ہے کہ کیا اس کی روح کو ان باتوں سے ثواب ہو گا اور وہ خوش ہو گی......؟ ہرگز نہیں بلکہ اگر اس کی روح کو پتا چل جائے کہ اس کی بیوہ اور بچے کس طرح گزارہ کر رہے ہیں اور کس طرح لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے تکالیف اٹھا رہے ہیں اور ادھار پیسے لے لے کر یہ تمام دنیاوی فضول رسمیں نبھا رہے ہیں تو وہ تڑپ اٹھے گی۔

اور پھر یہی ہوا چالیسویں کا دن آ گیا پھر اسی طرح ٹینٹ' دریاں' سفید چادریں' برتن اور دیگیں وغیرہ منگوائی گئیں بہت سارے مرد اور عورتیں پوری پوری فیملیز کے ساتھ حاضر ہوئے۔ اور ان سب سے الگ چار خواتین کی ٹولی بھی آئی۔ اور جب قرآن خوانی ہو چکی تو وہ بیٹھ گئیں اور کچھ باتیں کیں؟

کچھ نعتیں پڑھیں اور دعا منگوائی۔ خوب پھل کھائے گئے اور کھانا تقسیم ہوا۔ اور جب وہ خواتین جانے لگیں تو گھر والی نے انہیں پانچ سو روپے اور ایک جوڑا دیا۔ جو وہ لیتے ہوئے نخوت سے بولیں کہ صرف 500 روپے۔ لیکن وہ بے چاری اس سے زیادہ دے ہی نہیں سکتی تھی یہ بھی اس نے کیسے دیے تھے وہی جانتی ہے۔ تو اسی وجہ سے ان کو ناراض ہی بھیجا۔

کاش یہ تمام برائیاں جو رسموں کی صورت میں ہمارے معاشرے کو دیمک کی طرح کھا رہی ہیں ختم ہو جائیں لیکن کیسے......؟ کسی کو تو پہل کرنی ہو گی کوئی تو سامنے آئے گا

Marfat.com

بجائے اس کے کہ مرگ والے گھر والوں کی دلجوئی کی جائے اور ان سے ہمدردی کی جائے۔ ان کے لئے تکلیف کا باعث بنا جاتا ہے۔

یہ ایک گھر کا حال نہیں ہے اس وقت معاشرے کے زیادہ تر گھر اس کی لپیٹ میں ہیں۔ان فضول رسموں نے انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔صرف ایک جملہ کہ ''لوگ کیا کہیں گے'' کی وجہ سے سارے مسائل اور ساری پریشانیاں ہیں اور لوگ چاہتے ہوئے بھی۔ان فضول رسموں اور بے کار تکلیف دہ کاموں سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ یہ مثال تو ایک متوسط گھرانے کی ہے لیکن یہاں امیر طبقے کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں پر تو شادی بیاہ پر ان اخراجات اور دکھاوے کو اور زیادہ کر دیا جاتا ہے اسی طرح فوتیدگی (مرگ) پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔

جبکہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَاتُسْرِ فُوْاط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَo

(الانعام:141)

ترجمہ: ''اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک وہ اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''

یقیناً ہم کوشش کریں تو ان تمام فضول رسموں کو ختم کر سکتے ہیں اور تمام کام اللہ اور

Marfat.com

اس کے رسول کے احکامات کے مطابق بھی کر سکتے ہیں بس پہل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ پاک انہی کی مدد فرماتے ہیں جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ ورنہ اسی طرح زبردستی کی رسموں کو پورا کر کے کوئی تو قرض تلے دبتا چلا جائے گا اور کوئی فضول اپنا پیسہ ضائع کرے گا جس کو تعمیری کام میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے کسی کی مدد بھی کی جا سکتی ہے۔ کسی کے گھر کا چولہا بھی جلایا جا سکتا ہے۔ بس یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اپنی دولت اور پیسہ کو ترجیحاً خرچ کریں۔ تاکہ بے جا استعمال نہ ہو۔ باقی ہم جیسا کریں گے ویسا ہی ہمیں اجر ملے گا۔

بقول شاعر

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

اپنے اعمال ہمیں خود بہتر کرنے ہیں اپنے اوپر نظر خود رکھنی ہے کہ یہ سب کچھ یعنی دولت' صحت' اولاد سب کچھ ہمارے لئے آزمائش ہے اس کو کہاں کہاں اور کیسے خرچ کرنا ہے۔ اس دنیا میں ایک سوئی کے برابر بھی نیکی صائع نہ ہوتی اور ہمارے ترازو میں نیکیوں کے پلڑے میں جمع کی جاتی ہے اور ایک سوئی کے برابر بھی گناہ ضائع نہیں ہوتا اس کا بھی پورا پورا حساب رکھا جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ہمارے سامنے دو راستے رکھ دیئے ہیں اور دونوں کی جزا اور سزا بھی بتا دی ہے۔ اگر ہم نیکی اور سچائی کے راستے پر نہیں چلیں گے تو اس کا

Marfat.com

نقصان کسی دوسرے کو نہیں ہو گا بلکہ صرف ہمیں خود ہو گا۔ دنیا میں بھی اس کا مزہ چکھیں گے اور آخرت میں بھی حساب کتاب ہو گا۔ جبکہ نیکی کا راستہ' اللہ کے احکام پر عمل کرنے اور رسول ﷺ کی پیروی کرنے میں ہی ہماری کامیابی ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اس کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ
فَعَلَیْھَا، وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدo

(حمٓ السجدة: 46)

"جس نے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے کی بُرائی سو
وہ بھی اُسی پر اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے بندوں پر"

آج ہم خلوص نیت سے یہ عہد کریں کہ ہم نے صرف اپنے آپ کو بدلنا ہے اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ مجھے کسی اور پر اختیار نہیں مگر اپنے اوپر مکمل اختیار ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس عہد پر پورا اترنے کی توفیق دے...... آمین۔

Marfat.com

خوش اخلاقی

ایک صاحب ماشاء اللہ پنجوقتہ نمازی ہیں۔ اللہ کی مہربانی سے تہجد گزار بھی ہیں۔ اوراذان کی آواز پر بھاگ کر مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔ اللہ پاک سب کو نمازی اور پرہیزگار بنائے آمین۔ جس طرح دولت' اولاد' حسن' صحت' عہدہ وغیرہ کا غُرور ہوتا ہے (کچھ لوگوں کو) بالکل اسی طرح نیکی کا بھی غرور ہوتا ہے۔ اللہ پاک غروراور تکبر کو پسند نہیں فرماتے۔

ان صاحب کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ اتنے پکے نمازی اور تہجد گزار ہیں لیکن ان میں ایک بات ہے کہ انہیں لوگوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ کسی کو نماز کی طرف

Marfat.com

بھی بلاتے ہیں تو پیار سے کہنے کی بجائے ایسا تذلیل آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں کہ لوگ خود بخود ان سے باغی ہوتے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان موصوف کا سامنا نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔ غرضیکہ کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتے اور اکڑ کے ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ بوڑھی ماں سے بھی بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ کاش ان محترم کو اپنی نمازوں، روزوں اور عبادتوں کا غرور نہ ہو جبکہ کہا یہ جاتا ہے کہ درخت میں بھی جب پھل لگ جاتا ہے تو وہ بھی جھک جاتا ہے اور یہ صاحب اتنا کچھ مل جانے پر بھی ذرا نہیں جھکے بلکہ لوگوں کو کمتر سمجھنا شروع ہو گئے۔

حالانکہ:

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

سب سے بڑھ کر انسانوں میں حضور پاکؐ تھے۔ ان کی زندگی ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے اور ان کی سنت پر عمل کر کے ہی ہم فلاح پا سکتے ہیں۔ اور ہم مسلمان ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ہمارے سامنے حضور پاک ﷺ کی زندگی ہے اور جس کے بارے میں اللہ پاک فرماتا ہے۔

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ○

''اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''۔

ایک بار کسی شخص نے حضرت عائشہؓ سے حضور پاک ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا ''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا''۔ یعنی حضور پاک ﷺ کے اخلاق پورے قرآن میں موجود ہیں۔ سارے کا سارا قرآن حضور پاک ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے۔ ہم اپنے آپ کو اللہ کا بندہ اور حضرت محمد ﷺ کا امتی کہتے ہیں تو اللہ پاک کے احکامات پر عمل کیوں نہیں کرتے اور حضور پاک ﷺ کی سنت کی پیروی کیوں نہیں کرتے جبکہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور ان سے انسان پیدا کئے اور انسانوں کے جسمانی فائدے کے لئے بہت سی ان گنت نعمتیں پیدا کیں مثلاً زمین، سورج، چاند، ستارے، ہوا، پانی، جانور، درخت، دریا پھل پھول وغیرہ اسی طرح انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کے لئے بھی سامان مہیا کیا اور نبی اور پیغمبر بھیجے۔

ہمارے سامنے قرآن پاک کا نسخہ کیمیا اللہ کا عظیم تحفہ ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ہی نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کو ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیا۔

Marfat.com

اللہ پاک فرماتا ہے:

اَطِيۡعُوۡا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡ آ اَعۡمَا لَکُمۡ o

(سورہ محمد: 33)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو''۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ تو اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔ اپنے ہوں یا غیر ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک فرماتے تھے۔

یہاں تک کہ دین اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں انہیں جہاں بہت سے ظلم سہنے پڑے وہاں انہوں نے خندہ پیشانی سے ہر ایک بات کو برداشت کیا۔ حالانکہ وہ بدلہ لے سکتے تھے۔ لیکن ظلم کے جواب میں بھی انہوں نے لوگوں کو بددعا تک نہ دی اور ان کے حق میں ہمیشہ دعا ہی کی۔ اور یہ ان کے صبر کی استقامت اور اچھے اعلیٰ اخلاق ہی تھے کہ اسلام دُور دُور تک پھیلا۔ ان کے ماتھے پہ کبھی شکن تک نہ آئی۔ جبکہ جتنے ظلم ان پر کئے گئے اتنے ہم برداشت کیا کریں گے سوچ تک نہیں سکتے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ o

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''

Marfat.com

جب ہمارے سامنے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ نمونہ ہے تو ہم کیسے بداخلاق ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے ہی جیسے انسانوں کے ساتھ بہت پیار سے پیش آنا چاہیے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا چاہیے۔ اور کبھی بھی کسی چیز کا غرور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دولت' صحت' اولاد' عہدہ وغیرہ ہر چیز فانی ہے اور ہر لمحے اللہ پاک کو یاد رکھنا اور اس کے احکام کے مطابق عمل کرنا ہے بندوں سے پیار کریں گے تبھی اللہ کا قرب حاصل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ہمیشہ مدد اور راہنمائی فرماتے ہیں جو اس کی مخلوق سے پیار کرتے ہیں۔ انسان تو انسان بداخلاقی تو جانوروں تک کو پسند نہیں۔ حضور پاک ﷺ نے تو جانوروں کے ساتھ بھی بداخلاقی اور بدتمیزی سے پیش آنے سے منع فرمایا ہے کہ ان کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا اور ہم اللہ کی تمام مخلوق کے بارے میں ہر عمل کے لئے جوابدہ ہیں۔

بقول شاعر:

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

اسلام میں حُسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اللہ پاک اس بات کو پسند نہیں فرماتے کہ کسی بھی چیز پر تکبر کیا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِيْنَo

(النحل: 23)

ترجمہ: بے شک وہ (اللہ جل شانہ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اور جو چیز اللہ پاک کو پسند نہیں ہے وہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اسی لئے اللہ پاک نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً o

(البقرہ: 83)

ترجمہ: اور لوگوں سے بھلائی سے بات کرو۔

بقول شاعر:

کس آسانی سے وہ ٹوٹے ہوئے دل جوڑ دیتا ہے
خوشی سے بولنا جس شخص کا معمول ہو جائے

Marfat.com

والدین کے ساتھ سلوک

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو''

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور حقوق اللہ کے بعد سب سے پہلا حق والدین کا رکھا ہے جو ہر انسان پر فرض ہے۔ چونکہ والدین بے انتہا تکالیف اٹھا کر اپنی اولاد کو لمحہ بہ لمحہ پالتے ہیں۔ سردی گرمی سے بچاتے ہیں اور اس کے ہر دکھ کا مداوا کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کو کوئی دکھ کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ تو اللہ پاک نے بھی والدین کا حق بہت زیادہ رکھا ہے اور والدین کا حق

Marfat.com

بتاتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا
یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ
وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًاo وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا o

(سورہ بنی اسرائیل : 24,23)

ترجمہ: ''اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ عبادت کرو اس کے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو نہ کہہ ان کو اُف اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے ادب کی بات۔ اور جُھکا دے ان کے سامنے کندھے عاجزی کر کے نیاز مندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشتا ہے''۔

Marfat.com

ان آیات سے واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے والدین کی عزت اور خدمت کرنے کا حکم ہر انسان کو دیا ہے۔ چونکہ قرآن پاک ابد تک کے مسلمانوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ تو ہم نے تو اسی کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ اور جو شخص اللہ پاک کے احکام پر چلنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کے لئے اللہ پاک آسانیاں اور کامیابیاں پیدا فرما دیتے ہیں۔ کتنی پیاری آیات ہیں کہ ساری بات اور پورا پورا حق کھول کر واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی ہے۔ ماں باپ کا بہت حق ہے خاص طور پر جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں یعنی جس وقت وہ کمزور اور بچے طاقتور ہو جاتے ہیں اس وقت ان سے عاجزی سے کندھے جھکا کے بات کریں۔ ان سے نرمی سے گفتگو کریں۔

پہلے وقتوں کی بات ہے کہ زیادہ تر بچے والدین کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے۔ اور ان کے سامنے آ جانے پر نہایت ادب سے دبی دبی آواز میں بات کرتے تھے۔ جبکہ آج کل دوستی دوستی میں بچے بعض اوقات اتنے زیادہ بے تکلف ہو جاتے ہیں کہ ادب آداب کی حد کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں یہ بہت حد تک غلط ہے اور باعث تباہی بھی ہے۔

حضرت سلیمانؑ کا قول ہے:

"شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین سے سرکشی ہے"

Marfat.com

دنیا میں انسان کے اوپر دو طرح کے حقوق ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد' حق کا مطلب ہے کہ جس کا ہم پر احسان ہوتا ہے اس کے حق کا بھی ہمیں خیال رکھنا ہوتا ہے حقوق اللہ سے مراد ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اور حقوق العباد میں بندوں کے آپس میں حقوق ہیں جن میں سے سب سے پہلا حق ہی والدین کا ہے۔ ہمارا عام مشاہدہ ہے کہ ماں گھر میں بچے کو آواز دیتی ہے۔ جو دوسرے کمرے میں یا کہیں گھر میں ہی آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔ آواز دینے پر کوئی جواب نہیں آتا دوبارہ ذرا زور سے آواز دیتی ہے۔ اسی طرح ایک دو آوازیں اور دے کر جواب نہ پاتے ہوئے خود جا کر دیکھتی ہے تو بچی یا بچہ آرام سے بیٹھا ہے جب ماں پوچھتی ہے کہ ''بھئی میں نے اتنی آوازیں دیں تم آئے نہیں'' تو بچہ کہتا ہے کہ ابھی آ ہی رہا تھا۔ ماں کہتی ہے کہ جواب تو دیتے۔

یہ ہے عام طرزِ عمل جبکہ اگر پہلی آواز پہ ہی بچہ جواب دے دیتا کہ جی اچھا! امی آ رہا ہوں' تو ماں کو اتنا پکارنا بھی نہ پڑتا اور ذہنی کوفت بھی اٹھانی نہ پڑتی۔ اور اگر بچہ فوراً جواب دے کر اپنی ماں کے پاس چلا جاتا تو ایک تو ماں خوش ہوتی' دعا دیتی اور سب سے بڑھ کر اللہ پاک کتنا خوش ہوتے۔ جبکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس دنیا کے امتحان میں ہمیں کامیابی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ یونہی چھوٹی چھوٹی نیکیاں جمع کرنی ہیں اور آخرت

Marfat.com

بہتر بنانی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''

یعنی یہاں تو صرف بونا ہے کاٹنا تو اصل آخرت میں ہے۔ تو ہم کیوں نہیں والدین کا ادب کرتے ہیں اوران کی دل آزاری سے کیوں نہیں ڈرتے۔

پرانے زمانے کی بات ہے ابن مبارک کی ماں معذور تھیں۔ ٹانگوں سے چل پھر نہیں سکتی تھیں۔ حج کی شدید خواہش تھی۔ لیکن لاچاری کے سبب کہتی نہیں تھیں۔ ایک دن ابن مبارک نے تہیہ کرلیا کہ ماں کو حج کرانا ہے۔ اور چل دیئے ماں کو کمر پر لاد کے۔ کئی ماہ کا سفر کیا راستے کی صعوبتیں برداشت کیں' بھوکے بھی رہے' گرمی سردی کو بھی جھیلا اور تمام تکالیفِ سفر اٹھاتے' برداشت کرتے ماں کو کمر پر سوار کئے بالآخر مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ شکر ادا کیا اور ماں کو حج کرایا۔ جس وقت خانہ کعبہ کا طواف کروا رہے تھے ماں کو پیٹھ پر اٹھایا ہوا تھا کہ ہلکا سا گمان کیا کہ شاید آج میں نے ماں کا حق ادا کر دیا ہے۔ فوراً ہی اللہ پاک کی طرف سے ندا آئی کہ اے ابن مبارک ابھی تو تُو نے ماں کی ایک رات کا حق ادا نہیں کیا ہے وہ سخت شرمندہ ہوئے اور توبہ کی۔

والدین کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔ کیا ماں سے زیادہ رُتبہ اور رشتہ کوئی ہو سکتا ہے؟

Marfat.com

کیا باپ سے زیادہ محنت کوئی کر سکتا ہے؟ کہتے ہیں کہ ایک باپ تو سات بیٹوں کو پالتا ہے مگر سات بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔ جبکہ ان کا حق یہ ہے کہ ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔ دوستی الگ لیکن ادب کسی طور نہ چھوڑا جائے کیونکہ ''ماں کے پیروں تلے جنت ہے تو باپ جنت کا دروازہ ہے'' یہ سچ ہے کہ ماں اپنے لئے بعد میں سوچتی ہے پہلے بچے کے لئے سوچتی ہے کہ وہ اچھا کھالے اچھا پہن لے۔ اور جس وقت بچہ اس دنیا میں آتا ہے وہ کتنا چھوٹا اور Helpless ہوتا ہے کہ گند میں پڑا ہو تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں گندہ ہو گیا ہوں صاف کر دو۔ اس وقت سے جو ماں باپ پیار اور توجہ دیتے ہیں اور مصیبتیں اٹھا اٹھا کر بچے کو بڑا کرتے ہیں ہر کام ہی تو مشکل ہوتا ہے کیا پرورش کیا تعلیم اور کیا تربیت اپنی عقل، تعلیم اور وسائل کے مطابق بچوں کی پرورش کرتے ہیں ماں بیمار ہو یا تندرست دوڑ دوڑ کر بچے کے تمام کام کرتی ہے۔ اور کبھی منہ نہیں بناتی۔

بقول شاعر:

اک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

واہ ماں کی بے قراری اور اپنے بچے کے لئے تڑپ کا اظہار کتنی خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ اللہ پاک نے اگر بچوں کے تمام کام اور پرورش ماں کے سپرد کی ہے تو باپ کی

Marfat.com

ذمہ داری بھی کچھ کم نہیں ہے۔ فکر معاش بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ وہ کھیتوں میں کام کرنے والا کسان ہو یا کوئی لکڑہارا۔ کوئی دفتری ملازم ہو یا کاروباری فرد، سبزی فروش ہو یا دوکاندار غرض کوئی بھی کام کرتا ہو سارا سارا دن اپنے بیوی بچوں کی چھوٹی چھوٹی خواہشات اور ضروریات پوری کرنا اس کا فرض اور شوق ہوتا ہے۔

ایک لڑکی ماں سے بلاوجہ بحث کرتی تھی اور رفتہ رفتہ بحث بڑھنے لگی اور جب بھابی بھی گھر میں آ گئی تو بحث زیادہ ہوگئی اور شکوے شکایتوں میں بدل گئی۔ اللہ اللہ کر کے لڑکی کا رشتہ پکا ہو گیا اور شادی کی تیاری ہونے لگی۔ ماں بیمار ہوگئی اور سخت موذی مرض لاحق ہو گیا لیکن بیٹی کی شادی کی خوشی میں سارا دن تیاریوں میں لگی رہتی لیکن اپنے اوپر توجہ نہ دے سکی۔ کبھی بازار کے چکر لگا رہی ہوتی تو کبھی گھر میں مہمانداری میں لگی رہتی لیکن بیٹی کا وہی رویہ فوراً غصہ میں آ جانا اور بُرا بھلا کہہ دینا کہ ایک بار تو حد ہی کر دی کہ قسم کھا کر کہہ دیا کہ ایک بار جاؤں گی تو اس گھر میں دوبارہ نہیں آؤں گی اور ماں سے کہا کہ کبھی تم سے نہیں ملوں گی۔ ماں بے چاری قسم سن کر رو پڑی لیکن اس کے منہ سے بددعا نہ نکلی۔ صرف اتنا ہی کہہ پائی کہ ایسے نہ کہو، شادی ہوگئی اور بیٹی دوسرے شہر چلی گئی۔ تھکن اور کام کی زیادتی سے ماں کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور اسے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ چند ہی دن میں حالت نازک ہوگئی اور جب ایک دن بیٹی ملنے کے لئے آئی تو ایک گھنٹے قبل ماں کی

Marfat.com

جان نکل چکی تھی۔ بیٹی بہت روئی بہت تڑپی مگر گیا وقت کب لوٹ کر آتا ہے اس کے دل ودماغ میں بس ایک ہی بات بیٹھ گئی کہ اگر میں جلدی آ کر ماں سے زندگی میں مل لیتی تو معافی مانگ لیتی۔ اب وہ بھی ماں بن چکی ہے لیکن بے انتہا کمزور ہو رہی ہے چلتی پھرتی زندہ لاش کی مانند زندگی کے دن پورے کر رہی ہے۔ حالانکہ اس کو سب نے سمجھایا کہ تم توبہ کرلو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں تمہیں معاف کر دیں گے لیکن اس کے دماغ سے یہ بات جاتی ہی نہیں کہ میں نے اپنی اتنا پیار کرنے والی ماں کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ اور جس کی میں اس سے معافی بھی نہ مانگ سکی۔ اور یہی غم اسے اندر ہی اندر سے کھائے چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (توبہ کے بارے میں)

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo

(المائدہ: 74)

ترجمہ: "پھر کیا وہ اللہ کی طرف رجوع (توبہ) نہیں کرتے اور ں نہیں مانگتے؟ اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"

ہے کہ اللہ پاک اپنے حقوق کے بارے میں کمی کوتاہی کو اگر چاہے تو معاف

Marfat.com

فرما دے گا لیکن بندوں کے حقوق اسی وقت معاف ہوں گے جب وہ خود معاف کریں۔
لیکن مندرجہ بالا آیت مبارکہ سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کو سننے اور قبول کرنے والا ہے اور ہر مصیبت' پریشانی میں اللہ پاک کو ہی پکارنا چاہیے۔

جب وقت گزر جاتا ہے تو سوائے ہاتھ ملنے کے اور کچھ باقی نہیں رہتا تو کیوں ایسے کام کیے جائیں کہ ساری زندگی کو پچھتانا پڑے اور ماں باپ کا دل دکھانے والوں کو تو کبھی بھی سکون نہیں ملتا۔ خواہ وہ بددعا دیں یا نہ بھی دیں جو بویا ہوتا ہے وہ کاٹنا تو پڑتا ہے۔ لیکن......

جو ہو چکا سو ہو چکا وہ مٹایا نہیں جا سکتا ہاں اگر آج بھی ہم میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ والدین کی کبھی نافرمانی نہیں کرنی اور ان کا دل کسی صورت نہیں دُکھانا اور اگر خدانخواستہ والدین سے ناراضگی بھی ہو تو معافی مانگ لیں۔ والدین کا دل بہت نرم ہوتا ہے فوراً معاف کر دیتے ہیں۔ ہماری ہمیشہ یہی کوشش ہونی چاہیے کہ ماں باپ کو کبھی ناراض نہ کریں کیونکہ

باادب بانصیب...... بےادب بےنصیب

دنیا مکافات عمل ہے۔ جیسا بوئیں گے ویسا ہی کاٹیں گے۔ جس طرح یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم آم کا بیج بوئیں اور بعد میں جب پھل آئے تو کریلے لگ جائیں اسی طرح یہ

Marfat.com

کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم تو خدمت کریں محبت دیں اور ہمیں بدلے میں نفرت ملے؟

جب تک والدین زندہ ہوتے ہیں انسان اپنے آپ کو محفوظ (Secure) سمجھتا ہے۔ کہ مجھے دعائیں دینے والے موجود ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے کلام کیا کرتے تھے۔ جب ایک بار وہ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو اللہ پاک نے ان سے فرمادیا تھا کہ موسیٰؑ اب سنبھل کے آنا تمہارے پیچھے دعا دینے والی ماں نہیں رہی۔ جب ان تک کو دعاؤں کی ضرورت تھی۔ تو ہم کیا چیز ہیں ہمیں تو دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ تو کیوں نہ ماں باپ کا دل خوش رکھا جائے تاکہ وہ بھی دل سے دعا دیں اور اللہ پاک بھی ہم سے خوش ہوں۔ اور ہماری زندگی بہتر ہو جائے۔ اور ذخیرہ آخرت میں بھی اضافہ ہو۔

ماں اگر ہے جنت بچو
تو باپ ہے اس کا دروازہ

Marfat.com

قوم کا مستقبل

میں خیالات کے سمندر میں ڈوبا ہوا اپنے منتشر ذہن کے ساتھ اپنی ہی دُھن میں چلا جا رہا تھا دل میں طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے۔ بہت ساری باتیں بار بار ذہن میں آتی تھیں اور میں ان تمام سوچوں کو جھٹک کر اپنی بے ضابطہ سی رفتار میں فٹ پاتھ سے اترا اور سڑک پار کرنے کے بعد ایک سمت کو ہولیا۔ لیکن خیالات کہاں جان چھوڑتے ہیں پھر وہی پیارے والدین کے اداس چہرے' بہن بھائیوں کی سوالیہ نظریں' اپنی بے ربط زندگی اور بے روزگاری جیسے مایوس کر دینے والے خیال نے آ لیا کہ اچانک پیچھے سے گاڑی کے مسلسل ہارن نے سوچوں سے یکدم باہر نکالا اور میں نے مڑ کے دیکھا تو اپنی غلطی کا احساس

Marfat.com

ہوا کہ بے دھیانی میں میں تو سڑک کے کنارے کی بجائے قدرے درمیان میں چل رہا تھا۔ کنارے ہوا اور گاڑی والے حضرت نے گاڑی پارک کی۔ ایک لمبی چمچماتی کار سے ایک نہایت خوش شکل اور خوش لباس نوجوان باہر آیا۔ گاڑی لاک کرتے ہوئے نادانستہ اس نے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور ذرا سا غور کیا جیسے کچھ یاد کر رہا ہو۔ ایک دم بولا ''ارے تم اسلم تو نہیں''؟ میں نے حیرانی سے کہا جی ہاں۔ وہ بولا کہ ''بھئی میں ناصر ہوں تمہارا کلاس فیلو یاد ہے ہم نے ساتویں اور آٹھویں جماعت ساتھ میں کی تھی۔ اور ہماری بہت اچھی دوستی بھی تھی''۔ مجھے فوراً یاد آ گیا اور یاد کیوں نہ آتا وہ تو میرا بہترین دوست تھا۔ لیکن اس کے شہر سے چلے جانے کے بعد ہمارا رابطہ ہی ٹوٹ گیا اور ہم اپنی اپنی زندگیوں میں مگن ہو گئے۔ آج تقریباً دس سال بعد یوں اچانک ملنے پر ہم دونوں ہی بہت خوش ہوئے اس نے وہیں بتایا کہ اس نے آرمی جوائن کر لی تھی اور میجر ہے اور آج کل میرے ہی شہر میں اس کی پوسٹنگ ہوئی ہے۔ اس نے اپنا کارڈ دیا اور کہا کہ ضرور ملنے آؤں۔ میرے متعلق پوچھا کہ کیا کر رہے ہو تو میں نے کہہ دیا کہ ملیں گے تو تفصیل سے بتاؤں گا اور جلدی ہی وہاں سے رخصت چاہی۔ اس سے ملنے کا وعدہ کرتے ہوئے میں چلا آیا۔

رات گئے تک مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اور میں سوچتا رہا کہ جب ہمارے گھریلو حالات تقریباً ایک جیسے تھے اس کے والد بھی میرے والد ہی کی طرح سرکاری ملازم تھے، ہم ایک ہی سکول میں پڑھتے تھے۔ اور ہمارے گھروں میں تعلیم حاصل کرنا مشکل ضرور تھا لیکن

Marfat.com

ناممکن نہیں تھا۔تھوڑی سی تگ ودو سے ہمارے والدین ہمیں پڑھا رہے تھے۔

پھر آخر کیوں......؟

میں نہ تو پڑھ پایا نہ ہی کچھ بن پایا اور نہ ہی آج اس قابل تھا کہ اپنے دوست کو اپنا بھی وزیٹنگ کارڈ دیتا اور اپنے متعلق بتاتا۔ میں بہت زیادہ لائق نہیں تھا لیکن جب بھی سنجیدگی سے محنت کر لیتا تھا تو اچھے نمبر آ جاتے تھے کبھی میرے زیادہ نمبر آتے اور کبھی میرے دوست کے۔لیکن آہستہ آہستہ میری طبیعت پڑھائی سے اُچاٹ ہونے لگی۔اور میں خواہ مخواہ وقت برباد کرنے لگا۔کبھی دوستوں کے ساتھ سیر وتفریح کو نکل جاتا تو کبھی کئی کئی گھنٹے T.V کے آگے بیٹھا رہتا اور کوئی کام نہ ہوتا تو سارا سارا دن کبھی بستر پر سوتے اور کبھی تو کروٹیں بدلتے ہی وقت گزار دیا۔ ماں باپ کہتے رہے کہ اچھی طرح پڑھ لو ورنہ ساری زندگی سر پر ہاتھ رکھ کر رونا پڑے گا لیکن کبھی بھی سنجیدگی سے ان کی باتوں پر عمل نہ کیا جیسے تیسے میٹرک تھرڈ ڈویژن میں پاس کیا اور جب کسی اچھے کالج میں داخلہ نہ ملا تو آخر کار پڑھائی کو خیر باد کہنا پڑا۔اب بھلا میٹرک پاس کو کیا نوکری اور کیا عزت ملتی...... آج تو مارے شرم کے آئینے تک کا سامنا نہیں کر پا رہا تھا۔کاش میں نے وقت ضائع نہ کیا ہوتا اگر چند سال محنت کر لی ہوتی تو یوں آج شرمندگی اور ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔

یہ ہمارے ہاں کا عام معمول ہے کہ جو بات اسلم کے بارے میں آپ نے پڑھی ہے وہ عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے۔کہ زیادہ تر طالب علم اپنا قیمتی وقت بے سروپا

Marfat.com

باتوں اور فضول دوستوں میں گزار کر ضائع کر دیتے ہیں ۔ جبکہ صرف چند سال کی محنت سے نہ صرف پوری زندگی کا آرام وسکون ملتا ہے بلکہ سر اُٹھا کر جینے کا حوصلہ اور اُمنگ بھی آجاتی ہے۔

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں پڑھائی لکھائی کی طرف بہت زور دیا گیا ہے۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی وحی جو سرورِ دوعالم حضرت محمد ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں غارِ حرا میں نازل ہوئی وہ یہ ہی تھی کہ:

اِقْرَاْبِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَO خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍO
اِقْرَاْوَرَبُّکَ الْاَکْرَمُO الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِO عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْO

ترجمہ: ’’پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا ہے۔ بنایا آدمی کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔جس نے علم سکھایا قلم سے‘ سکھلایا آدمی کو جو وہ نہیں جانتا تھا‘‘۔

اس پہلی وحی مبارکہ کی آیت سے دو سبق ملتے ہیں ایک ’’پڑھنا‘‘ اور دوسرا ’’لکھنا‘‘ یعنی پڑھائی اور علم کی اہمیت واضح کر دی گئی ہے اللہ پاک اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ انسان پڑھیں‘ علم حاصل کریں اور کائنات کے

Marfat.com

بارے میں غور و فکر کریں اور اس بارے میں قرآن پاک میں کئی مقامات پر آیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْن

"اور تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے"

تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے"

یعنی کتنا اہم کر دیا ہے تعلیم حاصل کرنا۔ کیونکہ اس سے انسان ترقی کرتا ہے اور اچھے بُرے میں تفریق کرنا جانتا ہے۔ ان پڑھ انسان نہ صرف دنیاوی فائدوں سے محروم رہ جاتا ہے بلکہ وہ اللہ پاک کا حکم بھی نہیں مان رہا ہوتا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔

"علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے"

یعنی جتنی بھی دور جانا پڑے یا محنت مشقت کرنی پڑے لیکن انسان کو چاہیے کہ اپنا وقت ضائع کیے بغیر تعلیم حاصل کرے۔ اب اسلم ہی کی مثال لیتے ہیں وہ کتنا پچھتا رہا تھا کہ کاش زندگی کے چند سال اگر وہ سنجیدگی سے اپنی تعلیم پوری کر لیتا تو کتنے سکون سے سر اُٹھا کر جیتا۔

Marfat.com

بقول وارث شاہ:

وقت کسی کا ساتھ نہ دے گا ہاتھ اور جبینیں جھاڑو گے
وارث شاہ پہ عُمر کے مُہرے آخر اِک دن ہارو گے

لیکن وہی بات کہ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔

اگر ہم نظر ڈالیں تو کیا آج طالب علم اپنی تعلیم کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں؟ والدین کی کوششیں، دن رات کی محنت، روزانہ کی مشقت اور ڈھیروں فیسیں، کیا وہ یہ سب چیزیں حلال کر رہے ہیں یعنی کیا اُن کا حق ادا کر رہے ہیں؟ کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ انتہائی افسوسناک بات ہی یہ ہے کہ کوئی دوسرا ہم پر ظلم بعد میں کرے گا لیکن ہم خود اپنے اوپر پہلے ظلم کر رہے ہیں۔ یہ ظلم ہی تو ہے کہ ہم اپنی اچھائی برائی ہی نہ پہچان سکیں۔ اور اپنی زندگی کے ساتھ اور اپنے مستقبل کے ساتھ سستا سودا کریں۔ چند دن کے آرام اور بے فکری کے عوض ساری زندگی کی بے آرامی، بے سکونی اور ذلت مول لے لیں۔ ہمیشہ وہی لوگ سُرخرو ہوتے ہیں جو محنت کرتے ہیں۔ بقول شاعر:

وہی لوگ پاتے ہیں عزت جہاں میں
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

Marfat.com

محنت کرنا' والدین' اساتذہ اور بڑوں کی عزت کرنا اور اپنا وقت سنبھال کر خرچ کرنا ہی عزت اور کامیابی کی کنجی ہے۔

باادب بانصیب...... بے ادب بے نصیب

دیکھا گیا ہے کہ کوئی بچہ جو لائق اور پوزیشن ہولڈر ہے تو غور کرنے پر پتا چلتا ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کا مالک بھی ہوتا ہے' استاد کی عزت کرنے والا بھی ہوتا ہے والدین بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں اور انہی ساری باتوں اور دُعاؤں سے مل کر اس کے سامنے ایک کامیاب اور تابناک مستقبل آتا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ طالب علموں سے خاص طور پر بہت محبت کرتے تھے اور انہیں ہراول دستہ کہتے تھے۔ اور کئی بار انہوں نے طالب علموں سے ارشاد کیا:

> ''میرے نوجوان دوستو آپ کو قوم کی تعمیر کے لئے سب سے زیادہ محنت کرنا ہوگی۔ کام' کام اور صرف کام۔
>
> میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دنیا میں سب سے پہلا ستون جو کسی قوم کو صاحب مملکت اور لائق حکومت بننے کا حقدار ٹھہراتا ہے ''تعلیم'' ہے۔
>
> جب تک آپ طالب علم ہیں۔ اپنی تمام تر کوشش اور توجہ تعلیم حاصل کرنے پر صرف کریں آپ قوم کا مستقبل ہیں''۔

Marfat.com

وقت برباد نہ کریں اور بُرے لوگوں کی دوستی سے بچیں کیونکہ کہتے ہیں۔

''بُرے دوستوں کی صحبت سے بچو کہیں وہ تمہارا تعارف نہ بن جائیں''

ہم وقت ضائع کر کے سوچتے ہیں کہ ہم نے وقت ضائع کر دیا جبکہ اصل میں وقت نے ہمیں ضائع کیا ہوتا ہے۔ زندگی انتہائی مختصر ہے اگر فراوانی اور سکون سے گزرے تو' وگرنہ بہت مشکل اور لمبی ہو جاتی ہے اگر تنگدستی اور تکلیف دہ ہو تو۔ بالآخر ہر انسان کو غیر معینہ مدت تک جی کر چلے ہی جانا ہے۔ تو کیوں نہ ایسی زندگی جیا جائے جو ہمیں بھی فائدہ پہنچائے اور ہمارے بعد بھی ہمیں اچھے لفظوں سے یاد کیا جائے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صرف اس لئے محنت کی کہ اس کی آئندہ نسلیں یا دوسرے لوگ اس کے کام سے فائدہ اٹھائیں گویا اس نے عبادت کی اور بہت نیکی کی۔

بعض جوان نہ صرف پڑھائی پر توجہ نہیں دیتے بلکہ معاشرے میں پھیلی ہوئی بُرائیوں کا حصہ بھی بن جاتے ہیں۔ جس کا سب سے بڑا نقصان انہیں خود ہوتا ہے غرضیکہ یہ معاشرہ اُس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتا جب تک اس کا ہر فرد اپنے فرائض کو بخوبی نہ نبھائے۔ خواہ وہ والدین ہوں۔ اساتذہ ہوں' طالب علم ہوں یا کوئی بھی ہوں۔

بقول حالی:

تمہی اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمہی درد کا اپنے درماں کرو گے

Marfat.com

ہزار کا نوٹ

اس کا وہ پہلا دن تھا وہ کام پہ آئی اور بیڈ روم میں داخل ہوتے ہی اس نے سب سے پہلے صوفے کے کشن درست کیے کمرے کی صفائی کی اور پھر باقی صحن وغیرہ صاف کیا۔ اور کوئی ایک گھنٹے بعد وہ چلی گئی۔ وہ کوئی بیس سال کے لگ بھگ لڑکی تھی۔ جسے آج ہی کام پر رکھا گیا تھا۔

رات کو خاتون خانہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا ''تم نہ تو سودا لے کر آئے نہ ہی پیسے واپس کیے جو میں نے تمہیں ہزار روپے کا نوٹ دیا تھا وہ تو واپس کرو' بیٹے نے جواب دیا۔

Marfat.com

''میں نے تو آپ کو دے دیا تھا'' ماں سمجھی کہ حسب عادت وہ مذاق کر رہا ہے لیکن اُس نے بتایا کہ واقعی وہ نوٹ ماں کے سامنے صوفے پر رکھ کر چلا گیا تھا۔ چونکہ ماں کام میں مصروف تھی تو اُسے پتا نہ چلا جبکہ بیٹا سمجھا کہ سُن لیا ہے یہ سُن کر ماں واقعی پریشان ہوئی جب ساری صورتحال پہ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نوٹ صوفے پر تھا کام والی لڑکی نے آتے ہی صوفہ ٹھیک کیا اور نوٹ لیکر چلی گئی۔ غرض جب اگلے روز وہ دوبارہ کام پہ آئی تو بہت پیار سے بٹھا کر اُس سے بات کی۔ وہ ایک پڑھی لکھی، سمجھدار اور دینی لگاؤ رکھنے والی خاتون تھیں اور لیڈیز کے چھوٹے بڑے اجتماع میں درس قرآن دیا کرتی تھیں۔ کسی سے بدتمیزی سے بات نہیں کرتی تھیں اور کام والی کو بھی بیٹی ہی کہتی تھیں۔

بہت پیار سے بچی کو سمجھاتی رہیں اور نیک اور بد میں فرق بتایا۔ رہا اُس بچی کا سوال تو کسی طور ماننے کو تیار نہ تھی بلکہ یہی کہے جا رہی تھی کہ ''میں اِن سڑکوں پر چل کر ہی بڑی ہوئی ہوں میں ایسی نہیں ہوں کہ چوری کروں اور آپ نے تو پہلے ہی دن مجھ پر ہزار روپے کی چوری ڈال دی ہے۔ اگر آپ مجھے بیٹی کہتی ہیں تو میں بھی آپ کو امی کی طرح ہی سمجھتی ہوں۔ آپ بے شک مجھ سے قرآن اُٹھوا لیں''۔ جب اُس نے یہ کہا تو خاتون سوچنے پر مجبور ہو گئیں کہ کہیں اُنہیں ہی تو غلط فہمی نہیں ہو گئی ہے۔

لیکن جلد ہی جب اُس کے منہ سے نکلا کہ مجھے کیا پتا کہ قرآن کیا ہے میں نے تو کبھی پڑھا تک نہیں (حالانکہ وہ لڑکی مسلمان تھی)۔

Marfat.com

تو خاتون سمجھ گئیں کہ جب اِسے قرآن کی اہمیت ہی کا پتا نہیں اسی لئے تو تیار ہے کہ بے شک قرآن اُٹھوالیں۔ تو انہوں نے اُسے قرآن پاک کی اہمیت بتائی اور مسلمان ہونے کے تقاضے بھی سمجھائے۔ لڑکی سمجھدار تو تھی ہی گھر گھر کام کرتے بڑی ہوئی تھی کہنے لگی کہ آپ مجھ اکیلی کو اتنی دیر سے سمجھا رہی ہیں کیوں اتنا وقت مجھ پر لگا رہی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا'' کہ بیٹی جب میں بہت ساری عورتوں کو دین کی تبلیغ کرتی ہوں اور درس دیتی ہوں تب بھی اللہ پاک سے صلہ لینا ہوتا ہے اور آج اگر تم ایک ہی لڑکی کو دین کی باتیں سمجھا رہی ہوں تب بھی اُسی ذات باری تعالیٰ سے صلہ لینا ہے۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ حاضرین کی تعداد کتنی ہے۔ کوئی ایک گھنٹے کی گفت وشنید کے بعد خاتون نے اُس لڑکی سے کہا کہ تم آج جواب نہ دو کل بتانا۔ میں تمہیں وقت دے رہی ہوں میری باتوں پر بہت غور کرنا اور کل بتانا۔

اگلے روز جب وہ لڑکی آئی تو اُس کے ہاتھ میں ویسا ہی ہزار کا نوٹ دبا ہوا تھا۔ جو اُس نے آتے ہی خاتون کو دیا اور بولی'' آنٹی یہ آپ لے لیں یہ آپ کے پیسے نہیں ہیں میری امی نے کمیٹی دینی تھی اُنہوں نے دیے ہیں اور کہا ہے کہ یہ اپنی آنٹی کو دے دو اور آج سے اُن کا کام چھوڑ دو صرف الزام دھونے کے لئے یہ پیسے بھیجے ہیں''۔ خاتون نے قدرے توقف کے بعد وہ نوٹ میز پر رکھ دیا اور بولیں'' یہ یہاں رکھا ہے جب تم کہو گی کہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی یہ آپ کے ہی پیسے ہیں تو میں لوں گی ورنہ میں نہیں

Marfat.com

لوں گی' نہیں تو مرتے دم تک میرے دل پہ بوجھ ہوگا کہ کہیں وہ بچی ہی سچ نہ کہہ رہی ہو اور مجھ سے اتنا بڑا گناہ ہو گیا ہو"۔

قرآن پاک کی اہمیت' جھوٹا اُٹھانے کا عذاب اور دین کے احکامات تو بتا ہی چکی تھیں آخر میں بولیں کہ "تم بیٹی ایک بار قرآن اُٹھا کر کہہ دو کہ یہ پیسے تمہارے ہیں اور امی سے لائی ہو تو لے جاؤ میں تم سے کبھی دوبارہ اس معاملے میں بات نہیں کروں گی"۔

جب یہ بات سامنے رکھی گئی تو ماشاء اللہ اُس بچی کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو چکا تھا بولی "آنٹی اب میں جھوٹا قرآن نہیں اُٹھا سکتی اس لئے بتاتی ہوں کہ یہ آپ ہی کے پیسے ہیں مجھ سے غلطی ہو گئی تھی دراصل میں نے نہ کبھی قرآن پڑھا نہ ہی کبھی سکول گئی چھوٹی سی تھی تو ماں کے ساتھ کام پر جانے لگی۔ بے شک ہم مسلمان ہیں مگر ہمیں کیا پتا کہ قرآن میں کیا لکھا ہے۔ اور جھوٹا اُٹھانا کتنا بڑا گناہ ہے آپ نے مجھے سمجھایا تو پتا چلا آپ مجھے معاف کر دیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی چوری نہیں کروں گی بس آپ وعدہ کریں کہ اُن لوگوں کو نہیں بتائیں گی جو مجھے جانتے ہیں"۔ خاتون نے اُسے بہت پیار کیا اور بہت خوش ہوئیں اور وعدہ کیا کہ اُن لوگوں کو نہیں بتائیں گی اور اُسے انعام بھی دیا۔ اُس بچی نے کئی دن ایمانداری سے کام کیا اور پھر کسی عذر کی وجہ سے کام چھوڑ گئی۔ ایک بار سرِ راہ ملاقات ہوئی تو خاتون نے پوچھا کہ بیٹا اپنے وعدے پر قائم ہو بولی۔ جی آنٹی میں نے پھر کبھی چوری نہیں کی"۔

Marfat.com

آج کل لوگ تین وجوہات کی بنا پر کام والیاں رکھتے ہیں:

1 کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے

2 نوکری پیشہ خواتین بھی مجبوری میں

3 کچھ لوگ فیشن کی وجہ سے

اور بیشتر لوگ کھاتے پیتے اور پڑھے لکھے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہاں البتہ یہ کام والیاں بے چاریاں بعض تو پیدا ہوتے ہی چند سال بعد جو کام شروع کرتی ہیں تو کام کرتے کرتے ہی مر جاتی ہیں۔ مندرجہ بالا سچے واقعے سے یہ بات ضرور سمجھ میں آجاتی ہے اگر تھوڑا سا وقت انکی اخلاقی تربیت پر لگا دیں اور نیکی کی نیت سے تھوڑا تھوڑا دین و دنیا کی تعلیم کے بارے میں بتائیں تو کیا کبھی ہم نے اُن نیکیوں کا شمار کیا ہے جو اِس ذرا سے کام سے ہمیں مل سکتی ہیں۔ کوئی شخص بھی جو یہ سوچتے ہوئے کہ یہ بھی ہماری ہی طرح عورتیں اور بچیاں ہیں تھوڑا سا وقت اِن کو دے دے تو اس کا صلہ اللہ پاک کے ہاں بے انتہا ہے۔ جیسے اس مثال میں تھوڑا سا وقت دینے سے ہی بچی کو دین کی اتنی سمجھ آ گئی کہ وہ گھر لے جایا گیا نوٹ تک واپس لے آئی نہ کوئی غصہ نہ گرمی صرف زبان سے چند شیریں الفاظ اور پیاری پیاری باتیں جو ہمیں دین اسلام نے سکھائی ہیں بتانے سے ہی اُس کا مسلمان جاگ اُٹھا۔

یہ بھی تو عام عورتوں کی طرح انسان ہیں۔ اس میں ان کا کیا قصور ہے کہ یہ کام

Marfat.com

کرنے پر مجبور ہیں جبکہ ایک عورت صرف اپنے ایک ہی گھر کا کام آسانی سے نہیں کر سکتی جبکہ یہ بے چاریاں پیٹ پالنے کے لئے دوسروں کے آٹھ آٹھ دس دس گھروں کی صفائی، ستھرائی، برتن دھونے اور کپڑے دھونے جیسے کام کرتی ہیں۔ آخر یہ بھی تو انسان ہیں۔

بس بات وہیں آ جاتی ہے اگر ہم لوگوں کے ذہن میں ہر وقت ایک بات ہو گی کہ ''کوئی ہے جو ہمیں دیکھ رہا ہے''۔ اور جو ہماری سانسیں چل رہی ہیں انہیں ہم نے غنیمت جاننا ہے اور اس میں آخرت کے لئے ذخیرہ کرنا ہے نیکیوں کا اور اچھے اعمال کا۔

صرف آدھا گھنٹہ ہی روزانہ ان کو اُردو کا قاعدہ اور نورانی قاعدہ پڑھائیں۔ چند دن میں ہی انسان پڑھنا سیکھ جاتا ہے اور چند ماہ میں لکھنا بھی لیکن اس کا ثواب کس قدر ہو گا۔

کیونکہ حدیث مبارکہ ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے''

جس نے یہ حدیث ہی کبھی نہیں سُنی ہوگی وہ اس کی اہمیت کو کیا سمجھے گا اگر کام کے ساتھ ساتھ اُن کو چھوٹی چھوٹی باتیں بتائی جائیں تو ہم اجر کما سکتے ہیں حدیث شریف ہے:

Marfat.com

خَیرُ کُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَه

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے (دوسروں کو) سکھائے"

یعنی علم حاصل کرنا بہت اہم ہے اور قرآن کو سمجھنا سیکھنا اور پھر اسے دوسروں کو سکھانا بہت پسندیدہ عمل ہے۔ صرف چند لمحے دینے سے ہی اُس بچی کی اتنی اصلاح ہوگئی تو روزانہ اگر چند لمحے دے دیئے جائیں اور قرآن کی تعلیم دی جائے تو اِن میں سے کیوں نہ بہترین بیٹیاں اور بہترین مائیں جنم لیں گی۔ میری تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ اس بارے میں دل سے سوچیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور کیا اِن کو پیاری باتیں بتانے اور علم کا شوق جگانے سے شوق پیدا نہیں ہوگا۔ وہی بات کہ ہماری نیت اور عمل اچھا ہوگا تو پھل کیسے اچھا نہیں لگے گا۔ معاشرے سے بھی جہالت کم ہوگی اور ہر برائی کی جڑ جہالت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد کی بہت اہمیت بیان کی ہے جہاد کی ایک قسم "جہاد بالعلم" ہے۔ معاشرے کی تمام تر برائیوں اور فساد کی جڑ جہالت کی وجہ سے ہی ہے۔

قرآن پاک فرمان الٰہی ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۝

(سورہ النحل: 125)

Marfat.com

ترجمہ: لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف دعوت حکمت ودانش اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ کردو اور ان سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) خوبصورت طریقے سے کرو"۔

جب ہم' اللہ ہمیں اس کی توفیق دے' ان کی تربیت یہ سوچ کر کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کی کوشش ہے اور دین اسلام کی دعوت وتبلیغ اُن کو آسان اور خوبصورت زبان میں دیں گے تو اس کا اجر بہت ہی زیادہ ہے کہ سورہ الفرقان میں اسے "جِهَـادًا كَبِيرًا" کہا گیا ہے۔ ہمارا ہر کام خالصتاً اللہ پاک کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہیے۔ اور جب ہماری یہی نیت ہوگی تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اجر کیوں حاصل نہ ہوگا جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری رتی برابر بھی نیکی کبھی ضائع نہ ہوگی اور اس دنیا میں عزت اور کامیابی اور آخرت میں کامرانی نصیب ہوگی انشاءاللہ۔

"کاش ہمیں اپنے رب سے پیار ہوجائے تو سب سے پیار ہوجائے گا"۔

آمین۔

Marfat.com

اساتذہ کرام

اساتذہ کرام ہمارے روحانی والدین ہوتے ہیں۔ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ ماں باپ بچے کو اس دنیا میں لانے کا ذریعہ بنتے ہیں تو اساتذہ اُسے زندگی گزارنے کا طریقہ اور سلیقہ سکھاتے ہیں۔ ماں باپ بچے کو بولنا سکھاتے ہیں تو اساتذہ یہ سکھاتے ہیں کہ کب' کتنا اور کیا بولنا ہے۔ غرضیکہ جس طرح اُستاد کا درجہ بہت زیادہ ہے اُسی طرح اُن کا احترام ہر شخص پر لازم ہے درس و تدریس نبیوں اور پیغمبروں کا پیشہ ہے۔

خود حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

''بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''

Marfat.com

حضور پاک ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ اور اپنے اعلیٰ اخلاق اور سیرت طیبہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ کی اور انسان کو برابری کا حق دیا۔ اُن کی زندگی رہتی دنیا تک کے لئے بہترین نمونہ ہے اور اُن کو انسانیت کے لئے معلم اور مربی بنا کر بھیجا گیا۔ اس لئے اس شعبے کو صرف پیشہ نہیں بلکہ عبادت سمجھ کر انجام دینا چاہیے۔ اور طالب علموں کو اپنے اساتذہ کی عزت و تکریم کرنی چاہیے کہ وہ قوم کے معمار ہوتے ہیں۔

مسجد نبوی ﷺ میں جب حضور پاک صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہوتے تھے تو تمام صحابہ کرام اتنے ادب اور سکوت سے بیٹھتے تھے کہ اگر اُن کے سر پر پرندہ بھی بیٹھ جائے تو انہیں پتا نہیں چلتا تھا۔

استاد کا بے انتہا احترام کیا جاتا تھا کہ ایک بار خلیفہ ہارون الرشید نے دیکھا کہ اُن کے صاحبزادے اپنے استاد کے پاؤں پر پانی ڈال رہے ہیں۔ ہارون الرشید یہ دیکھ کر بہت غصے ہوئے اور بیٹے کو ڈانٹنے لگے۔ استاد صاحب نے کہا کہ دراصل نماز کا وقت جا رہا تھا اس لئے میں نے اس کو تکلیف دی۔

ہارون الرشید نے کہا کہ میں تو اس بات پر ناراض ہو رہا ہوں کہ جب شہزادے کا ایک ہاتھ خالی ہے تو اُس سے آپ کے پاؤں کو کیوں نہیں دھوتا۔

سبحان اللہ کیا ادب اور احترام تھا اُستاد کا کہ خلیفہ وقت تک اُن کی اتنی تعظیم کیا کرتے تھے۔ چونکہ یہ نبیوں اور پیغمبروں کا پیشہ ہے اس لئے اس کو اتنی اہمیت حاصل ہے اور

Marfat.com

اُستاد کو روحانی والدین کا درجہ دے دیا گیا ہے

کیونکہ:

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
اس کی صفت ہے روحِ انسانی

معاشرے کی تمام برائیوں اور فساد کی جڑ جہالت ہے اور اساتذہ کرام جہالت دُور کرنے کے لئے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے اُستاد کی اہمیت کے بارے میں فرمایا:

"جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھا دیا گویا اُس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا"

جنگ بدر کے قیدیوں پر حضورﷺ نے ایک شرط عائد کر دی تھی کہ جو لوگ پڑھنا اور لکھنا جانتے ہیں وہ مسلمانوں کو سکھائیں اور اس کے نتیجے میں اُنہیں آزادی مل جائے گی۔ یعنی حضور پاکﷺ نے ہمیشہ تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور اسی وجہ سے اساتذہ کو بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

اگر معاشرے کی تمام تر برائیوں کو ایک نظر دیکھا جائے تو اس کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ نظر آتی ہے کہ ہم نے قرآن پاک کو بالائے طاق رکھ دیا ہے کبھی اُٹھاتے اور پڑھتے

Marfat.com

بھی ہیں تو صرف تلاوت کرتے ہیں نہ سمجھتے ہیں نہ ہی عمل کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح نپولین نے کہا تھا:

"تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا"

اور چونکہ بیشتر والدین اپنے فرائض بخوبی نہیں نبھا پا رہے ہیں اسی طرح اساتذہ بھی چونکہ معاشرے کا اہم ستون ہیں اگر والدین کی طرف سے کوئی کمی کوتاہی رہ جاتی ہے وہ اساتذہ دور کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ کیا......؟

ارے بھئی کل کلاس میں عام سی بات پر اُستاد صاحب نے ٹوٹی ہوئی کرسی کا ڈنڈا اٹھایا جس میں ایک عدد کیل بھی رہ گئی تھی۔ اور لگے طالب علم کو مارنے جو ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ وجہ صرف یہ ہوئی تھی کہ اُس لڑکے نے ساتھ والے لڑکے کی بات کا جواب دیا تھا۔ اور اُستاد صاحب چُپ ہونے کو کہہ رہے تھے۔ آہستہ سے ہی بولنے پر برہم ہو گئے پہلے تو بیٹھے ہوئے بچے کی پیٹھ پر ایک زبردست سٹک Stick لگائی پھر کھڑا کر دیا اور ہاتھ پر دو دو ڈنڈے لگا دیئے۔

آج اُس بچے کی امی جو کہ خود بھی اُسی سکول کی گرلز برانچ میں ٹیچر تھیں آ گئیں، اُستاد صاحب کو سلام کیا پہلے خیریت دریافت کی پھر اپنے بچے کو بُلا کر ہاتھ دکھانے کو کہا جہاں کیل کی خراشیں دونوں ہاتھوں پر موجود تھیں ایک زخم قدرے گہرا تھا۔ اُس کی امی نے

Marfat.com

اُستاد صاحب کو بتایا کہ ''میرے بچے کی پیٹھ پر بھی ایک زخم ہے جو لکڑی کی چوٹ کے علاوہ کیل کا ہے۔ کیا آپ اسی طرح ان معصوم بچوں کو مارتے ہیں؟ جن کے والدین آپ پر بھروسہ کر کے اپنے بچوں کو آپ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ میں صرف اپنے بچے کے لئے نہیں آئی ہوں میں خود بھی ایک ٹیچر ہوں۔ لیکن کبھی کسی بچے کو نہیں مارا''۔ اُستاد صاحب بچے کے ہاتھ پر زخم دیکھ کر شرمندہ ہوئے اور سوری Sorry کہا۔ اور کہا کہ وہ آج ذاتی طور پر کافی پریشان تھے اس لئے بے دھیانی میں زیادہ لگ گئی۔

جس پر وہ بولیں کہ آپ عُمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ ایک اُستاد معافی مانگے۔ بس ان بچوں کو پیار سے سمجھایا کریں۔ بچے تو اتنے معصوم ہوتے ہیں کہ اُنہیں مارنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اور پھر اس عُمر کے بچے تو بہت ہی حساس ہوتے ہیں۔ دو جملے جو پیار سے ادا کئے گئے ہوں انہیں شرمندہ ہونے کے لئے کافی ہیں۔

یہ تو ایک مثال ہے۔ یہاں تو ہزاروں ایسی مثالیں بھری پڑی ہیں جہاں پتا چلتا ہے کہ استاد بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے کی بجائے اُن میں کس قدر بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔ یہ ایک کلاس، ایک سکول یا ایک اُستاد کا حال نہیں ہے فی الوقت بیشتر اساتذہ مار پیٹ پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن کو اپنی قابلیت پر بھروسہ ہونا چاہیے۔ جن میں قابلیت نہیں ہوتی وہی ڈنڈے کا استعمال کرتے ہیں۔ کہتے ہیں:

Marfat.com

"A good teacher is not a candle bearer, he is a candle himself"

کتنا پیارا قول ہے غور کیا جائے تو یہ اُستاد کے لئے ہے کہ "ایک اچھا اُستاد ایک شمع دان نہیں ہوتا بلکہ وہ خود ایک شمع ہوتا ہے"۔

جی ہاں واقعی یہ ایک اُستاد کے لئے نہیں بلکہ "اچھے اُستاد" کے لئے ہے۔ آج کل بھی ماڈرن زمانہ ہے موٹے موٹے ڈنڈے گھروں سے منگائے جاتے ہیں یا اساتذہ کرام خود لے آتے ہیں پھر اُن پر باقاعدہ طور پر ٹیپ چڑھائی جاتی ہے اور جماعت کا نام بھی لکھ دیا جاتا ہے اور اُن کے استعمال کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ اُن کی ضرورت ہی پڑے۔ اور حیران کُن بات یہ ہے کہ نہ صرف مرد حضرات مار کے اصول پر عمل کرتے ہیں بلکہ خواتین اساتذہ بھی اس کام میں پیچھے نہیں ہیں۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ اس کا کتنا بُرا اثر پڑ رہا ہے کہ بچہ جو سادے کاغذ کی مانند ہوتا ہے جو لکھا جاتا ہے وہی اُس کا مقدر بن جاتا ہے جب اس طرح کے اساتذہ ہوں گے تو طالب علم بھی فساد پھیلانے والے ہی بنیں گے نا۔ ایک افسوسناک بات یہ ہے کہ میٹرک سے نکل جانے والے کئی طلبا نے اکٹھے ہو کر کئی مرتبہ ایسے اُستاد کو پیٹا بھی ہے۔

عقلمند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی غلطی کو نہ دہرائے اس کے برعکس ایسے اساتذہ

Marfat.com

کرام بھی ہیں جن کی عزت نہ صرف طالب علم کرتے ہیں بلکہ اُن کے والدین بھی اُن کی قدر کرتے ہیں اور ساری زندگی جب بھی وہ سامنے آجائیں بچے خواہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہو جائیں ادب سے جھک کے ملتے۔

برائے مہربانی

''تحریر کو پڑھیے گا میری فقرہ فقرہ تول کر''

آج کا طالب علم کیوں اچھے نتائج نہیں دے رہا......؟

بچوں میں سرکشی کیوں بڑھتی جا رہی ہے......؟

اول تو والدین کی عدم توجہی پھر اساتذہ کا سخت اور تذلیل آمیز رویہ بچوں کی شخصیت کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ اور جب بھی ایسے اساتذہ کی شکایت سربراہِ مدرسہ سے کی جاتی ہے تو اکثر کے یہ الفاظ ہیں:

یہ لوگ چونکہ خود بھی پِٹ پِٹ کر پڑھے ہیں اس لئے ان کی گُھٹی میں مار پیٹ سما گئی ہے میں تو نوٹس دے دے کر تھک گیا ہوں یہ مدتوں کے بگڑے ہوئے ہیں کیسے سُدھر سکتے ہیں''۔

اب بتایئے بات وہیں آ گئی نا کہ جو ظلم ہم پر کسی نے کیا تھا وہی ظلم اگر ہم بھی دوسروں پر کرنا شروع ہو جائیں گے تو ان میں اور ہم میں کیا فرق رہ جائے گا۔

Marfat.com

ظلم کی بات ہی کیا ظلم کی اوقات ہی کیا
ظلم بس ظلم ہے آغاز سے انجام تلک

ایک مہنگے ترین علاقے کی بڑی سی کوٹھی میں ایک مالی رکھا گیا وہ لان کی صفائی کرتا فالتو گھاس پھوس باہر نکالتا اور پھل پھول لگاتا۔ اتنے پیار سے پودوں کی حفاظت کرتا کیونکہ اول تو اسے اپنے مالک کا ڈر تھا کہ کوئی کمی رہ گئی تو وہ غصہ ہوگا پھر رفتہ رفتہ اُسے اُن پھولوں سے محبت بھی ہوگئی۔ اگر کوئی دوسرا بھی اُس کے سامنے پھول توڑنے کی کوشش کرتا تو وہ منع کر دیتا اور پھولوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

"بچے تو اللہ کے باغ کے پھول ہیں"

پھر کس طرح کوئی بچوں کو مار سکتا ہے۔ اگر وہ یہ سوچ لے کہ اللہ کے باغ کے پھول خراب کریں گے تو کیا وہ امیر آدمی غصے ہوگا جو اللہ پاک کو بُرا لگے گا اُس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ جب ایک عام انسان کی ناراضگی کی وجہ سے اور اپنی نوکری بچانے کے لئے مالی کو پھولوں سے کچھ زبردستی اور کچھ دلی پیار ہو جاتا ہے تو رب العالمین کی ناراضگی کے ڈر سے ہم کیوں بچوں کو مارنا نہیں چھوڑ سکتے۔ ضرور چھوڑ سکتے ہیں وہی بات ہے کہ اگر ہم خود چاہیں تو دعا کریں اور اللہ پاک دعاؤں کو سننے والا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ ہمارے منہ سے کوئی بُرا لفظ نہ نکلے اور ہمارا ہاتھ کسی معصوم پر نہ اُٹھے۔ کیونکہ انسان تو انسان

Marfat.com

بدکلامی تو جانوروں تک کو پسند نہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡ صَغِیۡرَنَا وَلَمۡ یُوَقِّرۡ کَبِیۡرَ نَاo

''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ
کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے''

زندگی بہت تھوڑی ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

جب ہمارے نامہ اعمال ہمارے سامنے پیش کیے جائیں گے اُس وقت انسان حیران ہوگا کہ اتنی چھوٹی چھوٹی سی باتیں بھی سب یہاں موجود ہیں تو کیوں اتنا بڑا ظلم کیا جائے کہ اُس وقت پشیمانی بھی ہو اور نجات کا کوئی رستہ بھی نہ نظر آئے۔ اس لئے آج ہی سے یہ عزم کرنا ہے کہ ان کو پیار، خلوص اور نیک نیتی سے علم پہنچانا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ طالب علم اور والدین کے سامنے سرخرو ہو سکیں کہ ہم نے اپنا فرض پوری ایمانداری اور محبت سے ادا کیا ہے۔

Marfat.com

بقول شاعر:

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

آخر میں جو اچھے اساتذہ ہیں اُن کی عظمت اور قابلیت کو سلام اور جو اس زمرے میں نہیں آتے اُن کے لئے رحمت کی دعا کہ اللہ پاک اُن کو اتنا شفیق اور پیار کرنے والا بنا دے کہ وہ خود اپنے اوپر رشک کرنے لگیں۔ آمین

خاتمہ بالخیر

مسز شاہین فردوس
3-A, 1-S زبیدہ پارک
ملت چوک، سمن آباد لاہور
فون: 0321-4286130
042-4286130

Marfat.com

ماخوذ اقوال

☆ میرا عقیدہ ہے کہ انسانی جماعتوں کے اقتصادی امراض کا بہترین علاج قرآن نے تجویز کیا ہے۔

☆ یہ سچ ہے کہ انسان معاف تو کر دیتا ہے لیکن کبھی بھولتا نہیں ہے۔

☆ ذہانت کی کمی محنت سے پوری ہو جاتی لیکن محنت کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہوتی۔

☆ سحر خیزی میں پرندوں کا تجھ سے سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔

Marfat.com

☆ مسکراہٹ زندگی کی دوا ہے۔

☆ وقت اور طوفان کسی کا انتظار نہیں کرتے۔

☆ ''محبت'' دنیا کو جیتنے کا واحد ہتھیار ہے۔

☆ نیکی کرنے میں دیر نہ کرو اور بُرائی کرنے میں جلدی نہ کرو۔

☆ بُرے دوستوں سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کا تعارف بن جائیں۔

☆ سب سے بے وقوف آدمی وہ ہے جو اپنی مصیبتوں کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرائے۔

☆ انسان اگر سیکھنا چاہے تو اُس کی غلطی اُسے کچھ نہ کچھ سکھا دیتی ہے۔

☆ خوش نصیب وہ ہوتا ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہو۔

☆ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ اپنے عمل پر غور کرو۔

☆ ایسا بھی کوئی ہے سب اچھا کہیں جسے۔

☆ مصیبت میں گھبرانا سب سے بڑی مصیبت ہے۔

☆ بے شک بہت دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد تمہارا فیصلہ اٹل ہو جانا چاہیے۔

☆ آدمی پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی جدوجہد سے بنتا ہے۔

☆ کتابیں پڑھنا گویا دوسروں کے تجربے سے سیکھنا ہے۔

☆ تکلیف اُٹھا لینا بہتر ہے ذلت اُٹھانے سے۔

☆ مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔

Marfat.com

☆ جو ناجائز فائدہ پہنچاتا ہے وہ ناجائز فائدہ اٹھانا بھی چاہتا ہے۔

☆ انسان کبھی غلط نہیں ہوتا کیونکہ جو غلط ہوتا ہے وہ انسان ہی نہیں ہوتا۔

☆ میں ''روشنی'' ہوں جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہیں رہتا۔

☆ جس طرح آگ آگ کو نہیں بجھاتی اُسی طرح نفرت، نفرت کو ختم نہیں کرتی۔

☆ شخصیت کی ایک جھلک آواز میں بھی ہوتی ہے۔

☆ لہجہ کا اثر الفاظ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

☆ علم نبیوں کی میراث ہے۔

☆ جب تک انسان برائی کو برائی سمجھتا رہے وہ برا نہیں ہوتا۔

☆ طویل سے طویل سفر کی ابتدا پہلے قدم سے ہوتی ہے۔

☆ کوئی بھی نقصان انسان سے بڑا نہیں ہوتا۔

☆ بالآخر انسان وہی کچھ ہو جاتا ہے جو وہ سوچتا رہتا ہے۔

☆ آخرکار جیت صبر کی ہوتی ہے۔

☆ جو اپنی قدر کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وقت کی قدر کرے۔

☆ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا دیکھ سکتے ہیں۔

☆ خاموشی دانا کا زیور اور احمق کا بھرم ہے۔

Marfat.com

☆ اپنے آپ کو مت گراؤ کیونکہ لوگ بلند عمارت کو نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ لیکن گرے ہوئے مکان کی اینٹیں اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے رب کو نہیں پہچانتا۔

☆ یہ نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

☆ جو شخص خود اپنے راز کی حفاظت نہیں کر سکتا وہ دوسروں سے کیسے اُمید کر سکتا ہے۔

☆ تین باتیں بہت مشکل ہوتی ہیں۔ بے عزتی کو بھول جانا' راز کو راز رکھنا اور فرصت کا صحیح استعمال کرنا۔

☆ خیر جاریہ کی طرح شر جاریہ بھی ہوتا ہے۔

☆ انسان ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کے اچھے اور بُرے اعمال ختم نہیں ہوتے۔

☆ اچھی بُری جو بھی تبدیلی آتی ہے اندر کی سوچ سے آتی ہے۔

☆ جب کوئی کام کرنا ہو تو یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ وہ مشکل ہے یا آسان

☆ بدکلامی جانوروں تک کو پسند نہیں۔

☆ سب والدین اچھے ہوتے ہیں لیکن عظیم کوئی کوئی ہوتا ہے۔

☆ اسی طرح سب اُستاد اچھے ہوتے ہیں لیکن عظیم کوئی کوئی ہوتا ہے۔

Marfat.com

منتخب اشعار

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

......000......

ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے اِک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

......000......

نہ جانے کون دعاؤں میں یاد رکھتا ہے
میں ڈوبتا ہوں سمندر اُچھال دیتا ہے

Marfat.com

خزاں رکھے گی درختوں کو بے ثمر کب تک
گزر جائے گی یہ رُت بھی حوصلہ رکھنا

......ooo......

اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

......ooo......

اپنے من میں ڈوب کے پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

......ooo......

احساس مر نہ جائے تو انسان کے لئے
کافی ہے ایک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

......ooo......

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

......ooo......

Marfat.com

رنج سے خوگر ہو انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

......OOO......

دنیا میں قتیل اُس سا منافق نہیں کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

......OOO......

اسلام سے فقط اتنا تعلق ہے باقی
بتوں سے جب بگڑتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں

......OOO......

بہا دو خون سڑکوں پر مگر اتنا تو تم سوچو
وطن جب خون مانگے گا تمہارے پاس کیا ہوگا

......OOO......

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ افتاد

......OOO......

Marfat.com

آسانیوں سے پوچھ نہ منزل کا راستہ
اپنے سفر میں راہ کے پتھر تلاش کر
ذرے سے کائنات کی تفسیر پوچھ لے
قطرے کی وسعتوں میں سمندر تلاش کر

......000......

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں میں نمازی بن نہ سکا

......000......

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

......000......

دعا بھی صرف عزائم کا ساتھ دیتی ہے
دوائے درد بھی ڈھونڈو فقط دعا نہ کرو

......000......

سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھس جانے کے بعد

......000......

Marfat.com

حادثوں سے ہار جانا فطرت آدم نہیں
حادثے تو کھیلتے ہیں عظمت آدم کے ساتھ

......ooo......

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

......ooo......

چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

......ooo......

خدا کو بھول گئے لوگ فکرِ روزی میں
خیالِ رزق ہے رازق کا کچھ خیال نہیں

......ooo......

جو جلاتا ہے کسی کو خود بھی جلتا ہے ضرور
شمع بھی جلتی ہے پروانہ جلا دینے کے بعد

......ooo......

Marfat.com

کہنے کو یوں جہاں میں ہزاروں ہیں یار دوست
مشکل کے وقت ایک ہے پروردگار دوست

......ooo......

اپنی آنکھوں کو باوضو رکھنا
آئینہ جب بھی رو برو رکھنا
زندہ رہنا بھی اک عبادت ہے
زندہ رہنے کی آرزو رکھنا

......ooo......

الٰہی آبرو رکھنا بڑا نازک زمانہ ہے
دلوں میں کفر رکھتے ہیں بظاہر دوستانہ ہے

......ooo......

بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اڑانے کے لئے

......ooo......

اب تو خلوص بھی ہے فقط مصلحت کا نام
بے لوث دوستی کے زمانے گزر گئے

Marfat.com

لمحہ فکریہ!

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

مسمانوں کی بگڑتی ہوئی اخلاقی صورت حال کو دیکھتے ہوئے اس کتاب کی ضرورت محسوس کی گئی اور زندگی گزارنے کے آسان اور اسلامی اصول انتہائی سادہ زبان میں پیش کئے گئے۔

معزز قارئین سے ایک بار پھر درخواست ہے کہ سکون اور دل کی گہرائی سے اسے پڑھئے۔

انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب سے بڑے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ہمارے سامنے اللہ پاک نے دو راستے رکھ دیئے ہیں ایک نیکی کا اور دوسرا بدی کا راستہ۔ اب Choice ہم پر ہے کہ ہم کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ بس ہمیں ہر وقت یہ یاد رکھنا ہے کہ کوئی ہے جو ہمیں دیکھ رہا ہے اور ہمارے چھوٹے سے چھوٹے کام بھی اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہیں۔ اور اللہ پاک کے نزدیک کوئی کام بھی چھوٹا یا انہیں ہوتا بلکہ اچھا یا برا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر وقت ذہن میں یہ رکھنا ہے کہ:۔

الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں۔

اس دنیا میں اللہ کی بندگی کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ہمیں اس زندگی کا پورا پورا حق ادا کرنا ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کرنے ہیں۔

ہمیں یہ زندگی ایسے گزارنی ہے جیسے کہ اللہ پاک چاہتے ہیں۔

یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

بالآخر موت ہے اور موت کے بعد صرف ہمارے اچھے اعمال ہی ہمارے کام آئیں گے۔

Marfat.com

شاعر کیا خوب کہتا ہے:

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

ہماری زندگی ایک شمع کی مانند ہے جو آہستہ آہستہ پگھل رہی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کا بہترین استعمال کرنا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ زندگی ختم ہو جائے ہمیں کچھ اچھا کر لینا چاہئے اور اپنے آپ کو بہتر بنا لینا چاہئے۔ زندگی تو بالآخر اچھی یا بُری گزر ہی جاتی ہے تو کیوں نہ ایسی زندگی گزاری جائے جو دنیا میں بھی ہماری عزت و محبت کا باعث ہو اور آخرت میں بھی ہماری کامیابی کی ضامن ہو۔

حدیث رسول پاک ﷺ ہے:

''جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال بھی رک جاتے ہیں، ماسوائے اس علم کے جو اس نے بانٹا ہو یہ عمل اس کی موت کے بعد بھی نیکیاں کماتا رہتا ہے''۔

آخر میں ایک دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اچھا انسان بنا دیں، ہمیں قرآن و سنت پر عمل کرنے والا بنا دیں اور ایک دوسرے کی عزت کرنے والا بنا دیں (آمین)۔

اس کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے۔ اگر یہ فیصلہ آج ہی کر لیں تو ہمارے لئے بہت اچھا ہو گا کیونکہ:

''کہیں دیر نہ ہو جائے''

خاتمہ بالخیر

دعاؤں کی متمنی

مصنفہ

Marfat.com

Marfat.com